عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۰ - شمارہ نمبر ۱۰

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

نوجوانوں سے خطاب ــــــ عربی سے اردو

اسلامی حکومت

اور عدل و انصاف کے

چند نمونے

آستانۂ نبوی

صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا

ایک پروانہ

حضرات اکابرینؒ کی

قابلِ عمل نصائح کا

خلاصہ

پاکستانی سرحدات پر

خطرات کے منڈلاتے بادل

اور قادیانی ہندو گٹھ جوڑ

سول عدالت میں مقدمہ جاری تھا کہ ــــــ

خدائی عدالت نے قادیانیوں کے خلاف نہ صرف فیصلہ دیدیا بلکہ

سزا بھی دیدی

کیا آپ چاہتے ہیں
کہ آپ کی رقم
مسلمانوں کو مرتد
بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اس خرید و فروخت لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اس منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے: [illegible]

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۲۷ محرم الحرام تا ۴ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ مطابق ۹ تا ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء شمسی | شمارہ نمبر ۱۰

مدیر مسئول ـــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ ابھی توبہ ابھی توبہ (نظم) ـــــ ۴
۲۔ پاکستانی سرحدات پر خطرات کے منڈلاتے بادل (اداریہ) ـــــ ۵
۳۔ نوجوانوں سے خطاب ـــــ ۶
۴۔ اسلامی حکومت، عدل و انصاف کے چند نمونے ـــــ ۹
۵۔ قابلِ عمل نصائح کا خلاصہ ـــــ ۱۰
۶۔ حضرت عبداللہ ذوالبجادین ؓ ـــــ ۱۱
۷۔ ہماری ایک اہم غفلت ـــــ ۱۲
۸۔ اسرائیل کیوں نہ کہا جائے؟ ـــــ ۱۳
۹۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ـــــ ۱۵
۱۰۔ ایک مکتوب گرامی ـــــ ۱۶
۱۱۔ اللہ پر ایمان ـــــ ۱۶
۱۲۔ بزم ختم نبوت ـــــ ۱۷
۱۳۔ قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے۔ ـــــ ۱۸
۱۴۔ اخبار ختم نبوت ـــــ ۲۰
۱۵۔ خدائی عدالت کا فیصلہ ـــــ ۲۰
۱۶۔ مولانا عبدالرؤف الازہر اور مولانا عبدالوحید قاسمی کا دورہ کشمیر ـــــ ۲۱
۱۷۔ قادیانی پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں ـــــ ۲۲
۱۸۔ کیا حکومت پنجاب بے بس ہے؟ ـــــ ۲۳

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۸۰۰۔ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۷۴۳-۲ کراچی پاکستان
ارسال کریں

[illegible]

الٰہی توبہ الٰہی توبہ

حکیم سید فخر الدین خیالی

بڑھی ہے حد سے گناہگاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ ہے ایسی شامت نے راہ ماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
گنہ پہ نیت، زباں پہ جاری، الٰہی توبہ الٰہی توبہ

جو کہہ کے تکبیر ہاتھ باندھے تو سارے عالم کے قصے باندھے کہا جو الحمد قل پہ پہنچے پھر ایسی جلدی کی بات کہتے
نماز ہے یہ کہ چاند ماری، الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ہزار میں اک نے روزہ رکھا، تو کاٹا یک جھک کے اپنا روزہ خدا خدا کر کے چاند پورا ہوا تو گویا کہ بوجھ اُتارا
یہ روزہ ہے یا کہ جان ماری، الٰہی توبہ الٰہی توبہ

کیا جو حج تو بغیر پوچھے ہیں سب سے اظہار اس کا کرتے زکوٰۃ دیں تو ہیں کام لیتے، بنائیں مسجد تو نام کر کے
یہ جاں بگڑی ہے اب ہماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

پڑھیں کتابیں گر حبیں مسائل ہوں فال گنڈوں پہ رکے مائل کبھی نجومی کے مت کے قائل کبھی سیانوں کی سمت مائل
ٹھگیں ہر اک کو وہ باری باری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

فقیر بن کر یہ بن سجے ہیں ہزار دانوں کے لے کے سبحے کیئے ہیں لاکھوں مرید چیلے عمل سے لیکن ہیں آپ کورے
جہاں میں کیا ہے زور جاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

چھپا کے لیتے ہیں اُدھار لیکن جو مانگے کوئی تو جاں کے دشمن ملاپ دیکھیں جو دو میں دو دن تو فکر رنجش کریں بہر فن
گئی کہاں وہ جہاں سے یاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

بچو گے کب تک تم اے خیالی کسی کے دل پر نہ ہو گا حالی تم ہی نے طینت ہے کیا سنبھالی سپیدی آئی ہے طبع کالی
یہ فہم و دانش یہ خام کاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

پاکستانی سرحدات پر خطرات کے منڈلاتے بادل
اور قادیانی ہندو گٹھ جوڑ

ہمارا ملک پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا جس کے لیے ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جان، مال حتیٰ کہ عزت و آبرو تک کی قربانی دی۔ ان قربانیوں کے نتیجہ میں پاکستان وجود میں آیا اور اس کے مرکزی دارالحکومت کا نام اسلام آباد بھی رکھ دیا گیا۔ لیکن طویل عرصہ گزرنے کے بعد اسلام تو یہاں کیا آتا الٹا اسلام کے خلاف ہی آواز اٹھتی ہے، اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ کراچی کا ایک ہندو قلمکار اخبار ڈان میں اسلام کے خلاف مضامین لکھتا ہے لیکن حکومت ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے پیروکاروں کا یہاں سرکاری پریس لگا ہوا ہے خلاف اسلام لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ اخبار اور رسائل و جرائد چھپتے ہیں جن میں مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت و امامت کا پرچار کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اشتعال انگیز بیان کرتے ہیں، اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں لیکن (نہ صرف سابقہ حکومتیں بلکہ) موجودہ حکومت جو اسلام کا نعرہ لگا کر برسر اقتدار آئی ہے چشم پوشی سے کام لے رہی ہے اور ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔

ابھی پچھلے دنوں شریعت بل اور اسلامی سزاؤں کا ذکر چلا تو ان کی حمایت و مخالفت میں بیان بازی شروع ہو گئی۔ اسلام کا کھلم کھلا مذاق اڑایا گیا لیکن حکمرانوں نے چپ سادھ لی۔ پاکستان میں اسلام کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے وہ موجودہ حکمرانوں (جو اسلام کے دعویدار ہیں) کے منہ پر ایک طمانچہ ہے۔ اس لیے حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام کو حصول کرسی یا کرسی کے استحکام کے لیے استعمال نہ کریں بلکہ عملی طور پر صحیح اسلامی نظام نافذ کریں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ اگر انہوں نے اسلام کے نام سے دھوکہ دیا تو نہ قوم انہیں معاف کرے گی اور نہ خدا ہی معاف کرے گا۔

کراچی میں ڈان اخبار میں خلافِ اسلام مضامین لکھنے والے ایک ہندو قلمکار کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، اخبارات میں بیانات بھی شائع ہو رہے ہیں، ایک پوسٹر بھی شائع ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک اس ہندو قلمکار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس وقت سندھ کے حالات انتہائی خراب ہیں اور صورتحال بعینہ وہی ہے۔ جو مشرقی پاکستان میں پیدا ہو گئی تھی۔ وہاں کے حالات کو بگاڑنے میں قادیانیوں اور ہندوؤں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ سندھ میں بھی ہندو اور قادیانی وہی کردار ادا کر رہے ہیں۔

اخبارات میں یہ خبریں بھی آ چکی ہیں کہ سندھ سے ملحقہ سرحد پر بھارت نے اپنی فوجیں لگا دی ہیں اور ان کی نقل و حرکت بھی شروع ہے۔ چیف آف آرمی اسٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے بھی ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک دشمن عناصر پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور وہ جو سازشیں کر رہے ہیں خواہ تخریب کی صورت میں ہو یا تخریب کاری اور باہمی افتراق و انتشار پیدا کرنے کی صورت میں، بہرحال ان کا سختی سے نوٹس لیا جانا چاہیے۔

ہماری اطلاع کے مطابق صحرائے چولستان سے لیکر سندھ سے ملحقہ سرحد تک قادیانی کثیر تعداد میں آباد ہیں جبکہ ہندوؤں کی بھی اکثریت ہے ان کا سرحد کے اس پار نہ صرف رابطہ ہے بلکہ آمد و رفت بھی ہے۔ بھارت تخریب کاری اور دہشت گردی کے لیے بے دریغ پیسہ لٹا رہا ہے۔ قادیانی بھارت کے آلہ کار ہیں اور وہ باقیماندہ پاکستان کو توڑنے اور آنجہانی مرزا محمود کی اکھنڈ بھارت کی پیشگوئی کو عملی شکل دینے کے لیے خفیہ طور پر اپنی کوششیں شروع کر چکے ہیں اس لیے اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی اور قادیانی و ہندو سازشوں کا نوٹس نہ لیا تو (خدانخواستہ) اس کے نتائج انتہائی بھیانک ہوں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہیں ایک بار پھر مشرقی پاکستان جیسے حالات سے دوچار ہونا پڑے۔

سہ ہمارا کام ہے سمجھانا یارو — تم آگے خواہ مانو یا نہ مانو

نوجوانوں سے خطاب — عربی سے اردو

از: شیخ عبداللہ ناصح علوانؒ
ترجمہ: مولانا محمد حبیب اللہ مختار مہتمم جامعہ اسلامیہ کراچی

نوجوانانِ اسلام

نوجوانانِ اسلام! میں آپ کے سامنے اس اللہ جل شانہٗ کی حمد وثناء بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ایک اکیلا معبود ہے اور درود وسلام بھیجتا ہوں سردارِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مصلحین کے امام اور مجاہدوں کے سردار ہیں اور ان کی آل واولاد، صحابہ وتابعین اور ان حضرات پر جو قیامت تک عمدگی سے ان کی پیروی کرتے رہیں گے۔ حمد وثناء کے بعد!

اے نوجوانو! کیا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ آپ کو کیوں پیدا کیا گیا ہے اور آپ کی کیا ذمہ داری ہے

آپ حضرات کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ آپ اللہ جل شانہٗ کی عبادت کریں۔ اس کے مطیع وفرمانبردار رہیں اور ہر معاملہ وموقعہ پر اسی کے سامنے سر جھکائیں۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

(الذاریات - ۵۶)

ترجمہ: اور میں نے تو جنات اور انسان کو پیدا ہی اسی غرض سے کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔

آپ حضرات کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ آپ اس خدائی نظام کی پیروی کریں جس کے قریب باطل نہ سامنے سے پھٹک سکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ تو حکیم وحمید ذات کا نازل کردہ نظام ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

(آل عمران - ۸۵)

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

آپ حضرات کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ آپ فرمانبرداری واطاعت اور دوستی صرف اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسول اور مومنوں سے کریں۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ۔ (المائدہ، ۵۵-۵۶)

ترجمہ: تمہارے دوست تو بس اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں، اس حال میں کہ وہ خشوع بھی رکھتے ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں سے دوستی رکھے گا، سو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

اور آپ کی سب سے بڑی وہ ذمہ داری جس کے آپ مکلف بنائے گئے ہیں اور جس کی وجہ سے آپ لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے وہ ہے روئے زمین پر اللہ جل شانہٗ کے حکم کو قائم ونافذ کرنا اور بندوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ جل شانہٗ کی عبادت میں لگانا اور دنیا کی تنگی سے فراخی کی طرف اور مذاہب وادیان کے ظلم سے دینِ اسلام کے عدل وانصاف کی طرف لے جانا۔

پھر اے نوجوانو! کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ مقصد وذمہ داری کس طرح پوری ہوگی

یہ ذمہ داری پانچ ایسی بنیادی صفات سے متحقق ہوگی جن سے آپ کو آراستہ ومتصف ہونا ہوگا اور ان کو اپنے اندر راسخ اور مستحکم کرنے کے لیے خوب ہمت سے کام لینا ہوگا۔

۱۔ اس ایمانِ راسخ کے ذریعے جس میں نہ کبھی تزلزل ہو نہ اس میں کبھی حرکت کرنا دلہنا۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ۔

(الحجرات - ۱۵)

ترجمہ: (پورے) مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر (اس میں کبھی) شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو یہی لوگ راست باز ہیں۔

۲۔ اس سچے اخلاص کے ذریعے جس میں دکھاوے ریاکار کا شائبہ بھی نہ ہو۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ۔ (البینۃ - ۵)

ترجمہ: حالانکہ انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ دین کو اسی کے لیے خالص رکھیں، یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں یہی طریقہ ہے (ان) درست مضامین کا۔

۳۔ اس عزم محکم کے ذریعہ جس پر خوف و ڈر کا ذرہ برابر اثر نہ ہوتا ہو۔

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ۔

(الاحزاب - ۳۹)

ترجمہ: (یہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے پیامات پہنچایا کرتے تھے اور اسی سے ڈرتے تھے اور بجز اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔

۴۔ اس عمل پیہم کے ذریعے جس میں سستی و کاہلی کا نام کو نہ ہو۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

(التوبہ - ۱۰۵)

ترجمہ: اور آپ کہہ دیجیے کہ عمل کیے جاؤ سو تمہارے عمل کو اللہ اور اس کا رسول اور مومنین ابھی دیکھ لیتے ہیں اور تمہیں ضرور ہی غیب و شہادت جاننے والے کے پاس واپس جانا ہے تو وہ تم کو بتلاوے گا کہ تم اب تک کیا کرتے رہے ہو۔

۵۔ اس عظیم قربانی کے ذریعے جو کامیابی، فتح یا شہادت کے علاوہ کسی چیز کو نہ جانتی ہو۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ۔

(البقرۃ : ۲۱۴)

ترجمہ: کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے، درآں حالیکہ (ابھی) تم پر ان لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ انھیں تنگی اور سختی پیش آئی اور انھیں ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ پیمبر اور جو لوگ ان کے ہمراہ ایمان لائے تھے۔ بول اٹھے کہ اللہ کی امداد (آخر) کب آئے گی۔ بس رکھو اللہ کی امداد یقیناً قریب ہی ہے۔

درحقیقت یہ پانچوں صفات ان لوگوں کی خصوصیات ہیں جنھوں نے اللہ جل شانہ سے کئے ہوئے عہد کو سچ کر دکھایا اور ان نوجوانوں کی امتیازی خصوصیات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے، اس لیے کہ ایمان کی اساس ذکی قلب ہے اور اخلاص کی اساس صاف ستھرا دل ہے اور عزم کی بنیاد قومی شعور ہے اور عمل کی بنیاد مضبوط ارادہ ہے اور قربانی کی اساس راسخ عقیدہ ہے اور یہ تمام صفات سب سے زیادہ کامل طور سے جوانوں میں ہی مجتمع ہو سکتی ہیں اور یہ مومن نوجوانوں کی ہی خصوصیات ہیں۔

اسی لیے تاریخ کے تمام ادوار میں پہلے بھی اور آج بھی مومن نوجوان ہی امت اسلامیہ کی ترقی کا ستون اور قوت کا راز اور عزت و کرامت کا باعث اور اس کے جھنڈے اور علم کے حاملین اور فتح و کامرانی کے لیے اس کے زبردست لشکروں کے قائد ہوا کرتے تھے۔

اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى۔

(الکہف - ۱۳)

ترجمہ: یہ لوگ چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انھیں ہدایت میں ترقی دی تھی۔

عصر اول میں ایمان لانیوالے نوجوانوں کی جماعت تھی

اے نوجوانو! آپ حضرات کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ مومن جماعت جو دار الارقم میں بنی اور مجتمع ہوئی تھی جس کے ذریعے اسلام کو نصرت و فتح حاصل ہوئی تھی وہ نوجوانوں کی جماعت تھی، چنانچہ بعثت و نبوت عطا کیے جانے کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال تھی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال چھوٹے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر ستائیس سال تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تو سب سے چھوٹے تھے اور اسی طرح حضرات، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف، الارقم بن ابی الارقم، سعید بن زید، مصعب بن عمیر، بلال بن رباح، عمار بن یاسر وغیرہ وسیوں بلکہ سینکڑوں حضرات جو سب کے سب نوجوان ہی تھے۔

یہ نوجوان حضرات وہ تھے جنہوں نے اپنے کاندھوں پر دعوت و تبلیغ کا بوجھ اٹھایا تھا۔ یہی وہ حضرات تھے جنھوں نے دعوت و تبلیغ کے میدان میں بڑے سے بڑے عذاب و تکالیف کو مزے دار جان کر صبر و قربانی کی اعلیٰ ترین مثالیں قائم کیں۔ یہی وہ حضرات تھے جنہوں نے صبح و شام جہد مسلسل کر کے دین اسلام کو پھیلایا اور عام کیا اور اس دین کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا اور غلبہ دلایا اس لیے کہ مسلمانوں کی حکومت اور سلطنت، قیادت و سربراہی چند منٹوں یا صبح و شام تک کے عرصے میں قائم نہیں ہوئی تھی اور انہوں نے چند منٹوں ہی میں دو بڑی حکومتوں فارس و روم کو اپنے سامنے سرنگوں نہیں کیا

تھا اور ان کا عظیم سایہ مشرق میں سندھ کے شہروں اور شمال میں خزر، آرمینیہ اور روس کے شہروں میں ذرا سی دیر میں نہیں پھیلا اور ان کا عدل و انصاف شام مصر، برقہ، طرابلس اور باقی افریقہ میں ایک لحظہ میں داخل نہیں ہوا بلکہ یہ سب کچھ ۳۵ سال میں ہوا تھا۔ بنو امیہ کے دوران کی حکومت اور وسیع ہوئی اور سلطنت اتنی پھیلی یہاں تک کہ وہ سندھ کے شہروں اور ہند کے بڑے حصے اور ترکستان میں داخل ہو گئے اور مشرق میں چین کی حدود تک پہنچ گئے اور مغرب میں یورپ کے شہر اندلس میں داخل ہو گئے اور مسلمانوں کے ایک سربراہ ہارون الرشید نے جب عالم اسلامی کی وسعت دنیا کے سامنے بیان کرنا چاہی تو اس کے سوا اور کچھ نہ کر سکے کہ اس بادل کے ٹکڑے کو خطاب کر کے کہا، جو ان پر برسے بغیر گذر گیا تھا: تم جہاں چاہو جا کر برسو اس لیے کہ تمہارا عشر ہم تک ہی پہنچے گا۔

اور یہ دیکھئے حضرت عقبہ بن نافع کو مغرب کے بالکل اخیر میں بحیرہ اطلنطس کے کنارے پر کھڑے ہوئے ان کے گھوڑے کی ٹانگیں پانی میں تھیں اور فرمایا: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار! اگر یہ سمندر درمیان میں حائل نہ ہوتا تو میں آپ کے کلمہ دین کی سربلندی کے لیے ساری دنیا فتح کر لیتا۔ لہٰذا اے اللہ گواہ رہیئے گا۔

اور یہ حضرت قتیبہ باہلی ہیں جو مشرق کے اخیر تک چلے گئے اور چین میں داخل ہوئے بغیر واپس آنے سے انکار کیا تو ان کے ایک ساتھی نے از راہ شفقت انہیں ڈراتے و تنبیہ کرتے ہوئے ان سے کہا۔ اے قتیبہ آپ ترکیوں کے علاقے میں بہت دور تک نکل گئے ہیں اور حوادثات زمانہ آتے جاتے رہتے ہیں لہٰذا احتیاط کیجئے اتنی دور تک نہ جائیے تو ایمان سے سرشار ہو کر حضرت قتیبہ نے انھیں جواب دیا، میں اللہ کی مدد و نصرت کے اعتماد پر دور تک چلا گیا ہوں اور جب وقت پورا ہو جائے تو حفاظت کا سامان کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا، جب اس نصیحت کرنیوالے نے ان کے عزم مصمم اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے آگے سے آگے بڑھنے کو محسوس کر لیا تو ان سے کہا، اے قتیبہ! آپ جہاں جانا چاہتے ہیں چلے جائیں۔ اس لیے کہ آپ کا عزم اتنا زبردست ہے جسے اللہ جل شانہ کے علاوہ کوئی اور ختم نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ شاعر اسلام علامہ اقبال پر وہ کہتے ہیں۔

بمعابد الافرنج کان اذاننا
قبل الکتائب یفتح الامصارا

انگریزوں کے گرجوں میں ہماری اذان لشکروں سے قبل ہی شہر فتح کر لیا کرتی تھی

لم تنس افریقیا ولا صحراؤھا
سجداتنا والارض تقذف نارا

افریقہ اور اس کے صحرا اس حالت میں ہمارے سجدوں کو نہیں بھولے جب کہ زمین آگ برسا رہی ہوتی تھی

کنا نقدم للسیوف صدورنا
لم نخش یوما غاشما جبارا

ہم تلواروں کے سامنے اپنے سینے بڑھا دیا کرتے تھے ہم کسی ظالم غاصب دن سے بھی نہ ڈرے

وکان ظل السیف ظل حدیقة
خضراء تنبت حولها الازھارا

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تلواروں کا سایہ ہمارے لیے سبز رنگ کا باغیچہ بن گیا تھا جس کے اردگرد پھول اگے ہوئے ہوں

اے نوجوانو! میرے ساتھ آؤ تاکہ ہم شام کے شہروں عراق کی مضافاتی بستیوں، اندلس کے باغات ہند کے شہروں، چین کے اطراف اور دنیا کے دوسرے مقامات سے ان عظیم بہادروں کے حالات پوچھتے ہیں جنہوں نے ایمان و اسلام کی تربیت حاصل کی تھی اور مسجد نبوی، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد قرطبہ، جامعہ ازہر اور جامعہ اموی سے فارغ التحصیل ہو کر نکلے تھے۔ ان علاقوں اور ملکوں والوں کے پاس ان کے قابل فخر کارناموں، عزت بخش مکارم، علوم تہذیب تمدن، اصول وضوابط، بنیادی تعلیمات، بہادری کے واقعات اور قربانیوں کے صحیح اور سچی خبریں موجود ہوں گی۔ اس لیے کہ یہی وہ حضرات تھے جنہوں نے نفوس کو مہذب بنایا، دلوں کو ہدایت دی، علم پھیلایا اور معرفت کے راستے کو ہموار کیا۔ انسان کا اکرام کیا، اور بت پرستی کے آثار و نشان تک مٹا ڈالے اور تمام مخلوق پر حق، ہدایت اور معرفت کے نور کی بارش برسائی اور زمین سے خیر و بھلائی، شہد و دودھ کی نہریں نکالیں اور زمانے کے ضمیر میں توحید، عدل، بھائی چارہ، اور اخوت و مساوات کے بنیادی اصول جاگزیں کیئے۔

کیا دنیا نے ان سے زیادہ شریف، معزز و مکرم، رحمدل و شفیق، عظیم و جلیل، ترقی یافتہ اور زبردست عالم دیکھے ہیں۔

ان حضرات نے آزادی کا علم اس وقت سربلند کیا جب دوسری تمام قومیں غلامی کی قید میں جکڑی ہوئی تھیں اور عقیدۂ توحید کو لوگوں میں اس وقت پھیلایا جب انکی عقلیں جاہلیت کے طوق میں جکڑی ہوئی تھیں اور عدل انصاف کا بازار اس وقت گرم کیا جب فارس و روم نے مختلف قوموں کو اپنی جنگی خواہشات کے لیے مسخر کیا ہوا تھا۔

اللہ کے ان بندوں نے اعلیٰ کارناموں میں مال و دولت کو اس وقت خرچ کیا جب دوسرے لوگ اسے ظلم کے ذریعے جمع کر رہے تھے اور انہوں نے عزتوں اور آبروؤں کی اس وقت حفاظت کی جب دوسرے لوگ ماؤں بہنوں کو فروخت کر رہے تھے۔

ان کی پیشانیاں اللہ جل شانہ کے سامنے جھکتیں اور دوسروں کے سامنے بلند ہوتی تھیں ان کے دل جمال و عمدہ چیزوں کو پسند کرتے اور ہر گندی چیز سے نفرت کرتے تھے۔ ان کی عقول حق پر ایمان لائی تھیں اور انہوں نے ہر باطل کو چھوڑ دیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ اللہ جل شانہ کے لیے وقف ہوتا تھا اور دوسرا لوگوں کے ساتھ ہوتا تھا۔

یہ حضرات دین پر ایمان لائے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو سربلند کریں۔ انہوں نے دنیا کے کام اس لیے کئے تاکہ اس کے ذریعے دین کی خدمت کر سکیں اور

باقی صفحہ ۲۵ پر

اسلامی حکومت۔ عدل و انصاف کے چند نمونے

ڈاکٹر سید محمد اجتبا ندوی الٰہ آباد

برصغیر ہند میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو چکی ہے مسلمان بادشاہوں کے ہمراہ علماء، صلحاء اور داعیانِ اسلام ملک میں داخل ہو کر شریعت و احکام کی ترویج و اشاعت اور نفاذ میں تندہی سے ہمہ تن مشغول ہیں قضاء و عدالت کا عہدہ اپنی بالادستی قائم کر چکا ہے۔ اور اگر بادشاہ و سلطان بھی کسی بدنظمی اور بدعملی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ قاضی کی عدالت میں بے لاگ فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے مسلمانوں کی عدل پروری اور انصاف کا پورا پورا اعتماد اور بھروسہ ہے۔

تو لیجیے، دیکھیے! سلطان غیاث الدین بلبن کا دورِ حکومت ہے۔ اس عہد کے اہم ترین علاقہ بدایوں کا حاکم ملک لیبق نامی ایک شخص کو مقرر کیا، سلطان بلبن کا معتمد علیہ تھا ہر وقت اس کی سرکردگی میں چار ہزار سوار رہتے تھے۔ بڑی آن بان اور شان سے حکومت کر رہا تھا ایک دن کسی بات پر خدمت گار سے ناراض ہو گیا۔ اور اسے اس قدر مارا اور درے لگائے کہ وہ وفات پا گیا۔ کچھ عرصہ بعد غیاث الدین بلبن شاہی دورہ پر بدایوں پہنچا تو مقتول خدمتگار کی بیوی فریاد لے کر سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی المناک کہانی سنائی۔ سلطان نے تفصیل سن کر حکم دیا کہ حاکم بدایوں کو اتنے ہی درے لگائے جائیں جتنے اس خدمت گار کو لگائے گئے تھے شاہی حکم کی تعمیل کی گئی۔ ملک لیبق درے کی مار برداشت نہ کر سکا اور ہلاک ہو گیا۔ سلطان نے حکم دیا کہ اس کی لاش شہر کے دروازہ پر لٹکا دی جائے تاکہ ظالم حکام اس کا انجام دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔

سلطان غیاث الدین بلبن کا ہی ایک دوسرا واقعہ سنئے! اس کا ایک ممتاز اور جاں نثار امیر ہیبت خان اودھ کا حاکم تھا ایک روز وہ ترنگ اور سرمستی کے عالم میں تھا کہ اس کے سامنے سے ایک شخص گذرا اس نے اس کو قتل کر دیا۔ مقتول کی بیوہ سلطان کی خدمت میں پہنچی اور انصاف طلب کیا۔ سلطان بلبن نے حکم دیا کہ ہیبت خان کو پانچ سو درے لگائے جائیں، پھر ہیبت خان کو اس بیوہ کے سپرد کیا اور کہا کہ یہ پہلے میرا غلام تھا لیکن اب یہ تمہارا غلام ہے، تم چاہو تو اسے قتل کرا دو یا معاف کر دو۔ ہیبت خان نے دوسرے امیروں کے واسطے سے سلطان سے سفارش کرائی اور اپنی جان بچانے کے لئے مقتول کی بیوہ کو بیس ہزار روپے خون بہا ادا کرنے کی پیشکش کی سلطان بلبن نے اس کی یہ گذارش قبول کر لی لیکن ہیبت خان اس واقعہ سے اس قدر شرمندہ ہوا کہ اس نے گھر سے نکلنا بھی چھوڑ دیا۔

مسلمان قاضی کے انصاف کے لئے بیدار مغزی اور سچائی کی تحقیق کا ایک عبرت آموز واقعہ ملاحظہ ہو۔ سلطان سکندر لودھی کا زمانہ ہے، صوبہ گوالیار کے دو بھائی مفلسی اور تنگدستی سے پریشان ہو کر شاہی فوج میں ملازمت کر لی۔ کچھ ہی عرصے کے بعد ایک معرکہ میں شریک ہوئے اور جنگ ختم ہونے کے بعد مال غنیمت میں قیمتی کپڑے اور دو لعل ملے۔ ایک بھائی نے اسی مال پر قناعت کر کے واپسی کا ارادہ کر لیا۔ مگر دوسرا بھائی مزید قسمت آزمانا چاہتا تھا چنانچہ دونوں بھائیوں نے مال برابر تقسیم کر لیا۔ اور دونوں کو ایک ایک لعل حصہ میں ملا۔ جب چھوٹا بھائی گھر جانے لگا تو بڑے بھائی نے اس کو اپنا سامان دے کر کہا کہ واپس پہنچ کر میری بیوی کو میرا یہ سامان پہنچا دینا، جب وہ گھر پہنچا تو اسے لالچ آ گئی، اور اس نے اپنی بھاوج کو سامان تو دے دیا مگر لعل نہیں دیا۔ بڑا بھائی کچھ عرصے کے بعد گھر آیا تو اس نے اپنی بیوی سے لعل دیکھنے کے لئے مانگا تو بیوی نے پورا سامان جوں کا توں لا کر اپنے شوہر کے سامنے رکھ دیا۔ اس نے ان کپڑوں میں لعل تلاش کیا تو نہیں ملا۔ اس نے بیوی سے لعل کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی نے مجھے کوئی لعل نہیں دیا۔ بڑے بھائی کو غصہ آیا، وہ سیدھا بھائی کے پاس پہنچا، بھائی نے یقین دلایا کہ اس نے بھاوج کو لعل دیدیا ہے۔ چنانچہ دونوں بھائیوں نے بیوی پر چوری کا الزام لگایا۔ بیوی نے شہر کے قاضی کے سامنے معاملہ پیش کیا، قاضی نے گواہ طلب کئے خائن بھائی نے دو جھوٹے گواہ پیش کر دیئے قاضی نے ان گواہوں پر اعتبار کر کے فیصلہ دے دیا کہ بیوی سے لعل وصول کیا جائے۔ بیوی پریشان ہو کر سلطان سکندر لودھی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا سلطان نے دونوں بھائیوں کو طلب کیا اور تمام فریقوں سے کہا کہ وہ اس لعل کی موم پر تصویر بنا کر سلطان کے سامنے پیش کریں، بیوی نے یہ کہہ کر تصویر بنانے سے معذرت ظاہر کر دی کہ جس چیز کو اس نے دیکھا نہیں وہ اس کی تصویر کیسے بنا سکتی ہے۔ دونوں بھائیوں اور گواہوں نے تصویر بنائی، مگر گواہوں نے جو تصویر بنائی وہ دونوں بھائیوں کی بنائی ہوئی تصویر سے مختلف تھی اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ گواہ جھوٹے ہیں سلطان نے دونوں گواہوں کو جھوٹ بولنے پر قتل کر دینے کی دھمکی دی تو انہوں نے اقرار کیا کہ چھوٹے بھائی نے ان سے جھوٹی شہادت دلوائی ہے، چھوٹے بھائی نے بھی اپنی خیانت کا اقرار کر لیا۔ اس طرح اس مظلوم عورت کو چوری کے الزام سے نجات مل گئی۔

ہندوستان کے صوبہ گجرات پر عرصہ دراز تک بڑے دیندار، متقی، پرہیزگار، ہوشمند، باہمت و باحوصلہ انصاف پسند اور عدل پرور بادشاہوں نے حکومت کی۔ اور گجرات علم و فضل ترقی و کامرانی کا

باقی صفحہ ۱۰ پر

حضرات اکابرین کی

قابلِ عمل نصائح کا خلاصہ

محمد شفیع عمر الدین۔ میرپور خاص

قرآن مجید کی تلاوت روزانہ بلاناغہ کرتے رہیں۔

پنج چند روزہ زندگی شرعی میں اوامر پہ عمل کریں اور نواہی سے اجتناب کریں۔

اخلاق حسنہ کو اپنائیں۔ اور رذیلہ اخلاق کو ترک کر دیں۔

انسان آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے) لہذا آخرت کی کھیتی آباد کریں۔ یعنی اعمال صالح بجالاتے رہیں۔

کسی کو حقیر نہ جانیں بلکہ اپنے آپ کو سب سے حقیر و کمتر سمجھیں۔

خرچ ہمیشہ اپنی آمدنی سے کم کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ قرض لینے کی نوبت نہ آئے۔

جو فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے دعا۔ فاتحہ اور استغفار کرتے رہیں۔ تلاوت قرآن مجید و خیرات کا ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ان کی بخشش کی دعا مانگتے رہا کریں۔

اپنی اولاد کو دین اور ادب سکھانے میں بڑی کوشش کریں۔

حلال روزی حاصل کرنے کے لئے کوئی شرعی جائز کسب اختیار کریں۔

گانے بجانے۔ سماع و رقص سے دور رہیں۔ جن جگہوں پر یہ باتیں ہوں وہاں ہرگز نہ جائیں۔

ہر معاملہ میں شریعت کی پیروی لازم جانیں۔ شریعت کے برخلاف جو بات ہو اس کے قریب نہ جائیں۔

صحت و فراغت کو غنیمت جانیں۔ انہیں نیک اعمال کے بجالانے میں صرف کریں۔

اپنے سب عقائد شریعت کے مطابق صحیح رکھیں۔ عقائد کا منکر نجات نہ پائے گا۔ اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ (اللّٰھم لا تجعلنا منھم)

ہر نماز کو وقت پر با جماعت پڑھنے کا اہتمام کریں۔

دوسرے فرائض بھی وقت پہ بجالانے میں سرگرم رہیں۔

کسی گناہ کو چھوٹا نہ جانیں۔ اس کی پاداش سے ڈرتے رہیں۔

گھروں کو ذکر و اذکار سے منور رکھیں۔

لہو و لعب۔ کھیل تماشوں اور راگ گانوں سے دور رہیں۔

جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کیلئے پسند کریں۔

موت سے غافل نہ رہیں۔ اسے ہر وقت یاد رکھیں اور توشۂ آخرت (نیک اعمال) مہیا کرتے رہیں۔ تمسخر اور ٹھٹھا کسی کے ساتھ ہرگز نہ کریں۔

سب کاموں میں میانہ روی اختیار کریں۔

علمائے حقانی کی دینی کتابیں مطالعہ کرتے رہیں۔

مصائب میں صبر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگتے رہیں۔

وقت کی حفاظت کریں۔ اسے نیک امور میں صرف کریں۔ اور برباد ہونے نہ دیں۔

ساری مخلوق کو عیال اللہ (اللہ تعالیٰ کا کنبہ) سمجھیں۔ ان کے ساتھ محبت۔ مروت۔ خیر خواہی اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔

اپنے اہل خانہ کی اصلاح کرتے رہیں۔ انہیں شریعت کا پابند بنائیں۔

سب نشہ آور چیزوں سے دور رہیں تمباکو نوشی بھی نہ کریں۔

غیبت کسی کی ہرگز نہ کریں۔ ممکن ہو تو دوسروں کو اس سے روکیں۔

وہ کام نہ کریں جس کے کرنے کے بعد پریشان و شرمندہ ہونا پڑے۔

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی!

بقیہ: اسلامی حکومت

گہوارہ بنا۔ ان بادشاہوں میں مظفر شاہ حلیم، محمود شاہ اور احمد شاہ غفران پناہ کو بڑی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی سلطان احمد شاہ غفران پناہ کے احتیاط، تقویٰ اور عدل پروری کا ایک اور واقعہ بڑا سبق آموز اور عبرت انگیز ہے۔ یاد ایام کے مصنف بیان کرتے ہیں کہ احمد شاہ کے داماد نے شہ زوری اور جوانی کے غرور میں ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا تو اس نے گرفتار کر کے قاضی کی عدالت میں بھیج دیا۔ قاضی صاحب نے بادشاہ کے داماد کو قصاص سے بچانے کے لئے مقتول کے وارثوں سے گفتگو کی اور ایک دیت کی بجائے دو دیت کی پیش کش کر کے قاتل کو معاف کرنے پر راضی کر لیا۔ اس کا بھی امکان ہے کہ وارثوں نے شکوہ سلطانی سے مرعوب ہو کر اپنی رضامندی دے دی ہو۔ اور غنیمت کر دانا ہو۔ کسی طرح بادشاہ غفران پناہ کو اس کی خبر پہنچ گئی اس نے کہا کہ اگرچہ مقتول کے ورثاء دیت قبول کرنے پر راضی ہیں۔ تاہم اس کو منظور نہ کرنا چاہیے۔ ورنہ دولت مندوں اور مالداروں کو خونِ ناحق کی جرأت ہو جائے گی اس لئے انہوں نے حکم دیا۔ بہر عام قاتل کا سر قلم کر دیا جائے۔

محترم قارئین! آخر میں گجرات ہی کے بادشاہ سلطان مظفر شاہ حلیم کا دلولہ انگیز اور سبق آموز واقعہ گوش گذار کرتے چلئے۔ گھوڑوں کے ایک تاجر نے سلطان مظفر شاہ کے خلاف دعویٰ دائر کیا۔ قاضی نے سلطان کو عدالت میں بلا بھیجا سلطان قاضی کے حکم کے مطابق عدالت میں حاضر ہوا۔ اور مدعی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ قاضی نے مدعی تاجر کے دلائل سن کر سلطان کے خلاف فیصلہ سنایا سلطان نے اس فیصلہ کو تسلیم کیا اور جب تک اس کی جانب سے تاجر کو قیمت ادا نہ کر دی گئی سلطان عدالت میں کھڑا رہا اور عدالتی آداب کی خلاف ورزی نہ کی

آستانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروانہ

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

المرسل عبدالرحمن جامی نقشبندی ۔ جلال پور پیروالہ

مکہ والوں کی بدقسمتی اور مدینہ والوں کی خوش قسمتی اور وہ دن چڑھا جس دن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو چھوڑ کر بحکم خداوندی عازم مدینہ ہوئے جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک نوجوان جس کا نام عبدشمس تھا اداس اداس رہنے لگا والد کا سایہ پہلے ہی سر سے اٹھ چکا تھا۔ چچا کی کفالت میں ہی پروان چڑھ رہا تھا جوں جوں ہجرت نبوی ﷺ کو دن گذرتے گئے اس نوجوان کا رنگ زرد ہونے لگا۔ بھوک ختم ہوگئی وہ تنہائیوں میں جا کر چھپ چھپ کر روتا اور کسی کی یاد نے اس کی نیند کو بھی حرام کر دیا تھا۔ راتوں کو اٹھ کر مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والی ہوا کو خطاب کرتا۔ اور آستانہ نبوی ﷺ کے لئے عاشقانہ پیغامات ہوا کو دیتا۔ ایک دن کافر چچا کے سامنے بیٹھا تھا کہ دل بھر آیا اور کہنے لگا کہ چچا مکہ میں محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سالوں رہے خوش قسمت لوگ ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ میں تیرا منتظر رہا کہ تو ایمان لائے تو میں بھی تیرے ساتھ ایمان لے آؤں چچا بدبختی تیری کہ تو آمنہ کے لال کا دشمن ہی رہا وہ آفتاب نبوت سالوں مکہ چمکنے کے بعد مدینہ منورہ چلا گیا۔ لیکن تو نہ تو خود ایمان لایا اور نہ ہی تو نے مجھے موقع دیا تو سن لے میں پڑھتا ہوں۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

اور سن لے کہ میرا دل اب مکہ میں نہیں لگ رہا یہاں مجھے جمال پاک نبوی ﷺ نظر نہیں آرہا میں تو مدینہ منورہ جا رہا ہوں چچا جو رحمت دو عالم کا جانی دشمن تھا بھلا یہ کس طرح برداشت کر سکتا تھا لال پیلا ہوگیا، اور یتیم بھتیجے کے منہ پر اس زور سے گھونسہ رسید کیا کہ منہ لہولہان ہو گیا اور اس نے کہا کہ تو چھوٹا سا تھا تیرے والد کا انتقال ہوگیا میں نے تیری پرورش کی تجھے اپنے بچوں سے زیادہ لاڈ ناز سے پالا تیری خاطر میں نے دکھ و تکالیف برداشت کیں آج تو میرے منہ پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام لیتا ہے آخر تو نے وہ کون سی خوبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں دیکھی ہے جو ہمارے خداؤں میں نہیں ہے عبدشمس رو رہا تھا۔ اور اس کے دل سے آواز نکل رہی تھی :-

بقول کسے :-

محمد دیدہ و دل کی تجلی بہر مہجوراں
محمد آخری حرف تسلی بہر مزدوراں
محمد بے کسی کے درد کو پہچاننے والا
وہ اشک گرم و آہ سرد کو پہچاننے والا
محمد التجائیں سننے والا ماننے والا
محمد آدمی کو آدمی گرداننے والا
محمد زور معبودان باطل کو توڑنے والا
محمد حق سے رشتہ آدمی کا جوڑنے والا

یہ باتیں سن کر چچا اور جھنجھلایا کہنے لگا اتار دے میرے کپڑے نکل جا میرے گھر سے نوجوان عبدشمس کو بالکل ننگ دھڑنگ کر کے بازار میں نکال دیا نوجوان بھاگا بھاگا ماں کے گھر آیا بوڑھی ماں نے جب دیکھا ستر و سال کا نوجوان بیٹا بالکل ننگا آرہا ہے ماں جلدی سے اندر گھس گئی اور ایک پھٹا ہوا کمبل اٹھا لیا کہ بیٹا جلدی سے ننگ ڈھانپ لو اور بتلاؤ کیا ہوا، تم تو چچا کے لاڈلے تھے، نوجوان نے پورا واقعہ سنایا اور کہا ماں میں تجھے بھی آخری ہی سلام کرنے آیا ہوں اور میں تو مدینہ منورہ جا رہا ہوں بوڑھی ماں بولی بیٹا میں تو بوڑھی ہو چکی ہوں چل نہیں سکتی، ورنہ میں بھی تیرے ساتھ چلتی تو مجھے بھی کلمہ پڑھاتا جا ماں نے بھی کلمہ پڑھ لیا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عبدشمس نے پرانے کمبل کے دو ٹکڑے کیے، ایک کا تہبند بنایا دوسرا کاندھوں پر ڈال دیا، لاٹھی ہاتھ میں لی اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے نہ کوئی سواری تھی نہ توشہ نہ پانی کا مشکیزہ تھا نہ کوئی ساتھی و راہبر تھا، تن تنہا عبدشمس نے پیدل دوڑ لگا دی دیکھتے دیکھتے عبدشمس کو مدینہ کی پہاڑیاں نظر آنے لگیں۔ اب مدینہ شہر آگیا، عبدشمس روتے ہوئے اور عاشقانہ اشعار پڑھتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے ظہر کا وقت ہو رہا تھا۔ سیدھے مسجد نبوی ﷺ میں چلے گئے جسم پر گرد و غبار تھی کچھ تھکاوٹ سی بھی محسوس ہو رہی تھی مسجد کے ایک کونے میں سہارا لگا کر بیٹھ گئے۔ اذان ہوئی تو سب سے پہلے مسجد شریف میں رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے جوں ہی نظر چہرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو اٹھ کھڑے ہوئے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر آنکھیں رکھ دیں رونے لگے آقا ﷺ نے بڑی ہی شفقت سے اٹھایا اور سینہ مبارک سے لگا کر گرد و غبار سے اٹے ہوئے چہرے پر دست مبارک شفقت سے پھیرا۔ اور ارشاد فرمایا۔

من انت ۔ من این جئت ۔ لم جئت

تو کون ہے، کہاں سے آیا ہے، کیوں آیا۔

عبدشمس نے پورے کا پورا واقعہ سنایا فرمایا تمہارا نام کیا ہے عرض کیا میرا نام عبدشمس ہے (سورج کا بندہ) ارشاد فرمایا آج سے میں نے تمہارا نام عبداللہ رکھ دیا اور تمہارا لقب ذوالبجادین یعنی دو کمبلوں والا رکھ دیا۔ عبداللہ دیکھو تم میرے مہمان ہو میرے ساتھ رہا کرو میرے گھر کھانا کھایا کرو۔ رات کو میرے ہی دروازہ پر سویا کرو۔ چنانچہ عبداللہ نے دونوں ہاتھوں سے خوب نیکیاں سمیٹیں رات کو جب لوگ سو جاتے، تو عبداللہ اٹھتے وضو کرتے حجرہ مبارک کے دروازہ پر مصلیٰ بچھا کر نوافل ادا کرتے اور بعد میں لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے۔ عبداللہ نہ کسی سے بات کرتے نہ ہی کسی قسم کی مجالس میں شریک ہوتے دن میں قرآن حکیم یاد کرتے رات کو آفتاب رسالت کے دروازہ پر پہرہ دیتے اور ذکر کرتے

ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کا اعلان کیا۔ آقاؐ نے بلایا اور فرمایا۔ عبداللہ ہم تو تبوک جا رہے ہیں تمہارے پاس تو کوئی سواری اور کوئی سامان جنگ بھی نہیں ہے کیا خیال ہے عرض کیا آقا کا ساتھ تو میں ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتا پیدل ہی ساتھ چلوں گا آقاؐ نے منظور فرمالیا راستہ میں شہادت کی دعا کی تھا کہ راستہ میں ہی سفر کے دوران حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رات کا وقت تھا جنگل میں رات کے وقت فوج کا پڑاؤ تھا میں نے دیکھا کہ ایک طرف چراغ روشن ہو رہا ہے میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک قبر تیار ہو رہی ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سے اصحاب رسول موجود ہیں رحمت کائناتؐ گورکن کو تاکید فرما رہے ہیں کہ ادھر سے درست کرو، ادھر سے درست کرو۔ جب قبر تیار ہوگئی، تو خود خاتم الانبیاء، سرتاج الانبیاء محبوب خدا رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے سیدنا خلیفہ بلافصل امام الصحابہ سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ سے ارشاد فرمایا کہ عبداللہ کا جنازہ مجھے پکڑاؤ، جب حضرت ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ جنازہ پکڑانے لگے تو ارشاد فرمایا۔

ادبا الصاحبکم

دیکھو اپنے ساتھی کو ادب سے پکڑانا جب قبر میں آقاؐ نے اپنے ہاتھوں سے عبداللہؓ کی میت اتار دی اور قبر پر مٹی ڈال کر قبر تیار ہوگئی تو آقا نے دوجہاں نے فرمایا کہ اے اللہ میں ان سے راضی تھا تو بھی ان سے راضی ہوجا۔ اے اللہ۔ تو عبداللہ سے اس طرح ملاقات کرنا کہ تو اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔ اور عبداللہ تیری طرف دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی اس وقت یہ تمنا کر رہا تھا کہ کاش یہ جنازہ میرا ہوتا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ اپنی ہجرت کا واقعہ خود بیان فرماتے ہیں کہ میں جب مکہ سے چلا تھا

باقی صفحہ ۳۵ پر

ہماری ایک اہم غفلت

جس کا تدارک بہت ضروری ہے۔

یہ بات متفقہ طور پر تسلیم کی گئی ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے میں دنیا کی تمام اقوام و ملل میں ممتاز ہیں۔ جب ہم یہ سوچتے ہیں تو ہمارے ذہن میں ایک نام ابھرتا ہے جنہوں نے یہ سن کر کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دندان مبارک غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تو انہوں نے اپنے بتیس دانت اکھڑوا دیے۔ یہ تھے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ جن کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت کی کیفیت یہ تھی کہ ان کو حضورؐ کو دیکھے بغیر صحابی رسول ہونے کی عظمت ملی۔ اس محبت و سرشاری میں ناموس رسولؐ پر جان چھڑکنے والے ہر دور میں پیش پیش رہے ہیں۔ زمانہ حال کے جان نثاروں میں غازی عبدالرشید شہیدؒ اور غازی علم الدین شہید کی سرفروشیاں ایمان میں حرارت پیدا کر رہی ہیں اور کرتی رہیں گی۔ انہی حضرات کے لئے اقبالؒ نے کہا ہے۔

ہر کہ عشق مصطفیؐ سامان اوست
بحر و بر در گوشۂ دامان اوست۔

جان دینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے فرمان الٰہی کے مطابق اتباع رسولؐ میں ایسا معیار پیش کیا ہے جس کی نظیر دیگر ادیان میں نہیں ملتی۔ روایت ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے ساری عمر میں خربوزہ اس لئے نہیں کھایا کہ ان کو یہ معلوم نہ ہوسکا تھا کہ حضورؐ نے خربوزہ کس طرح کھایا ہے۔ اس حد تک احتیاط۔ اللہ اکبر۔ یہ کیفیت تو بزرگوں کی ہے اولیاء کرام کی ہے صالحین کی ہے ایک عام مسلمان بھی رسول پاکؐ سے اپنی محبت کے دعویٰ کو کسی سے کمتر نہیں سمجھتا۔ حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں میں اچھی خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جو محض خیالی بنیادوں پر بعض امور کے بجالانے میں شدید غفلت برتتے ہیں۔ ان امور میں سر فہرست داڑھی نہ رکھنا ہے جبکہ مردوں کے لئے داڑھی رکھنا واجب ہے۔

یہ صورت ہندو پاک میں ہی نہیں قریب قریب ہر اسلامی ملک میں ہے۔ اس وقت اور بھی حیرت ہوتی ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان افراد میں جہلاء تو شاید کم ہیں لیکن وہ افراد بھی شامل ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ نماز و روزہ کے انتہائی سختی سے پابند ہیں۔ کئی بار حج بھی کر آئے ہیں، سیرت نگار بھی ہیں۔ شاعر ایسے کہ ان کی نعتیں سنیے تو معلوم ہو کہ ان سے زیادہ رسولؐ سے محبت کرنے والا دوسرا نہیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ اور بوصیریؒ کو مات کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن بقول غالب ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

جہاں تک برصغیر میں داڑھی نہ رکھنے کا تعلق ہے۔ تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ملک میں ہنود کی اکثریت رہی ہے اور ہنود داڑھی نہیں رکھتے۔ رفتہ رفتہ مسلمانوں نے ان کا اثر قبول کیا لیکن انگریزی راج مسلط ہوجانے کے بعد اس میں کثرت ہونے لگی حکمرانوں کی خوشنودی میں لباس بھی بدل ڈالا اور صورت بھی بدل ڈالی۔ سیفٹی ریزر کی ایجاد نے اس گمراہی میں بڑی مدد دی۔ سنا ہے کہ لارڈ کرزن کے زمانہ میں مونچھیں بھی منڈانے کی ابتدا ہوئی۔ اموات میں ایک گیت کے بول ہیں:

"کرزن لے گیا مونچھیں ساتھ سمندر پار"

اور اکبر کو کہنا پڑا:

پردہ کس سے ہو جب مرد ہی زن ہوگئے

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انگریزی غلامی کے خاتمے کے بعد بھی غلامی میں جو عادت پڑ چکی تھی وہ نہ بدلی بلکہ اس میں اور پختگی آگئی کیونکہ اب مغربی تہذیب عالمگیر ہوگئی یعنی GLOBAL CIVILIZATION اور اب اس کی زد میں دنیا کا ہر ملک ہے۔

یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جو حضرات ڈاڑھی نہیں رکھتے وہ ڈاڑھی رکھنے کا شرعی جواز تسلیم کرتے ہیں لیکن ڈاڑھی نہ رکھنے کی جو وجوہات بتلاتے ہیں وہ محض خام خیالی پر مبنی ہوتی ہیں اس لئے ان میں ٹھہراؤ نہیں ہوتا۔ ہم اس کو انسانی فطرت پر محمول کرتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی توجہ ایک سبق آموز واقعہ کی طرف دلاتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے

ڈاڑھی کا وجوب از مولانا محمد زکریا صاحبؒ صفحہ ۲۲)

مرزا محمد حسن قتیل (متوفی ۱۲۳۲ھ) مشہور شاعر گذرے ہیں۔ مرزا قتیل کی ایک مشہور غزل کا مطلع ہے۔

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت۔ ان کے صوفیانہ کلام سے متاثر ہو کر ایک ایرانی ان سے ملاقات کے لئے آیا۔ جس وقت ان سے ملاقات ہوئی تو مرزا ڈاڑھی منڈا رہے تھے اس نے تعجب سے دیکھا اور کہا، آغا ریش می تراشی (جناب آپ ڈاڑھی منڈا رہے ہیں) مرزا نے جواب دیا بلے موئے می تراشم۔ ولے دلے کسے رانمی خراشم (ہاں، بال تراش رہا ہوں لیکن کسی کا دل تو نہیں چھیل رہا ہوں) ایرانی نے بے ساختہ جواب دیا "آرے دل رسول می خراشی" یہ سن کر مرزا قتیل کو وجد آ گیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑے مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی محبوب خدا کی آنکھوں کو ٹھنڈ پہنچانے کی ہمت نہیں رکھتا تو اللہ کے واسطے آپ کا دل تو نہ دکھایا جائے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر جوہر قابل ہو تو ڈاڑھی سے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس واقعہ کو سن کر ہر اس مسلمان کو جس کو ابھی تک ڈاڑھی رکھنے کی توفیق نہیں ہوئی بے چین و مضطرب ہونا چاہئے اور اگر رسول اللہ سے محبت میں اس کا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے تو راہ عمل اس کے لئے کھلی ہوئی ہے۔ یعنی وہی جو مرزا قتیل نے کیا کہ جب ہوش میں آئے تو ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کر لی اور ایرانی کو یہ شعر کہہ کر دعا دی،

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جان جاں ہمراز کردی

یعنی اللہ تمہیں جزا دے کہ تم نے مجھے گناہ سے بچا کر اللہ سے ملا دیا۔ ہم اللہ پاک سے دست بدعا ہیں کہ ہم سب کو ہدایت عطا فرما دے تاکہ ہم نبی کریمؐ کی ہر ہر سنت پر عمل پیرا ہوں۔

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اس واقعہ کے بعد ہم عربی زبان کا ایک شعر پیش کرتے ہیں جو اپنی جگہ اس قدر جامع ہے کہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔

تعصی الرسول وانت تظهر حبه
هذا لعمری فی الفعال بدیع
لو کان حبك صادقا لاطعته
ان المحب لمن یحب مطیع

ترجمہ:۔ تم رسول کی نافرمانی کرتے ہو (عملاً) اور زبان سے اظہار محبت کرتے ہو۔ میری زندگی کی قسم یہ تو افعال میں عجیب ہے اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تم ان کی اطاعت کرتے اس لئے کہ جو جس سے محبت کرتا ہو اس کی اطاعت بھی کرتا ہے۔

مسلمانوں کو اقوام و ملل میں اپنی ایک امتیازی حیثیت قائم رکھنے کے لئے ہدایت کی گئی ہے مثلاً بعض احادیث کا مفہوم اس طرح سے ہے کہ "فلاں، کام یہود یا نصاریٰ کرتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کے برعکس کریں۔ آج اقوام عالم پر ایک عالمگیر تہذیب و تمدن مسلط ہو چکا ہے جس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ چاہے جاپانی ہو چاہے افریقی چاہے روسی ہو یا امریکی سب لباس کے اعتبار سے ہم وضع نظر آتے ہیں ایسی صورت میں خدوخال اور رنگ کی بنیاد پر کسی کو جاپانی یا افریقی کہا جا سکتا ہے لیکن یہ کہنا کہ فلاں مسلمان ہے بہت مشکل ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان جہاں ہوں وہاں پہچانے جائیں۔ تاکہ ایک مسلمان وہ حقوق ادا کر سکے جو ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان بھائی پر ہیں۔ جن میں "سلام" کی اولین حیثیت ہے۔ لہٰذا ہمارا اسلامی تشخص قائم کرنے کے لئے چہرہ پر ڈاڑھی کا ہونا از بس کہ ضروری ہو جاتا ہے۔

آخر میں یہ عرض کرنا بھی بے محل نہ ہو گا کہ ہمارے پڑوسی (مذہبی اختلاف کے باوجود) ملک ایران کے زعماء، ممبران مجلس و اعلیٰ حکام علوم جدیدہ کے ساتھ ساتھ علم سے بھی پوری طرح آراستہ ہیں اور ان سب کے منہ پر بلاتخصیص ڈاڑھی بھی موجود ہے۔ یہ حضرات نماز کی امامت بھی کرتے ہیں اور پارلیمنٹ (مجلس مشاورت) کی صدارت بھی۔ اس صورت حال سے ان حضرات کی خام خیالی دور ہو جانی چاہئے جو اب تک یہ سمجھتے رہے ہیں کہ ڈاڑھی علوم و فنون کے حصول یا اعلیٰ مناصب کے فرائض کی ادائیگی یا بین الاقوامی طور پر نمائندگی کے راستہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کی دعا پر اس گذارش کو ختم کیا جاتا ہے۔

ترے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۷۴۵۵۷۳

اسرائیل کیوں نہ کہا جائے؟

بعض اوقات ناموں اور نسبتوں کی بھی عجیب تاثیر ہوتی ہے اور ان کے ذریعہ آدمی اپنے مفادات اور مقاصد حاصل کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے جو کہ ایک نبی گذرے ہیں۔ بنو اسرائیل ان ہی کی اولاد کو کہا جاتا ہے، لیکن بنو اسرائیل کی اولاد کا تعلق اور تصور نسل سے زیادہ دین کے ساتھ وابستہ ہے کہ ان میں کافی انبیاء کرام تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام واکرام کیا۔ اس لئے اب بھی یہودی اس نام کے ذریعہ ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے متعدد سرکاری دفاتر اور محکمے اسی نام سے موسوم ہیں۔ جیسے اسرائیلی بینک، اسرائیلی دفاعیہ، اسرائیلی حکومت وغیرہ، وغیرہ تاکہ دنیا بھر کے یہودیوں کی دینی ہمدردیاں اور جذبات ان کے ساتھ ہو سکیں۔ اور مختلف مقامات کے یہودی اس ارض اسرائیل کی طرف رخ کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ اور عموماً عرب دانشور بھی اس سلسلہ میں توجہ دیئے بغیر یہی کلمہ اسرائیل دہرائے جاتے ہیں۔ جبکہ خود یہودی دینی اعتبار سے اپنے آبائی دین "ابراہیمی" سے دور جا چکے ہیں اور ویسے بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد تمام مذاہب منسوخ ہو چکے ہیں۔

اسرائیل کون ہے؟

اسرائیل اصل میں کون ہے؟ جس کی طرف یہودی اپنی نسبت کرتے ہیں اور ہم بحیثیت مسلمان اس سلسلہ میں کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

اسرائیل ایک مقدس نبی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے۔ آپ کا اصل نام یعقوب تھا جو حضرت ابراہیم کے پوتے اور اسحاق کے بیٹے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے، یہ وہ برگزیدہ انبیاء تھے جن پر اللہ نے انعام کیا جو آدم کی ذریت ہیں اور جو نوح کے ساتھ تھے اور ابراہیم کی ذریت اور اسرائیل جنہیں ہم نے ہدایت بخشی اور اپنے لئے منتخب کیا۔ (مریم)

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم کے بعد نبوت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی، اسماعیلی سلسلہ اور اسرائیلی سلسلہ

اسماعیلی سلسلہ وہ ہے جس میں نبوت ختم ہوئی کیونکہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شاخ سے تعلق رکھتے ہیں، اور اسرائیلی شاخ جس میں متعدد انبیاء کرام پیدا ہوئے، حضرت یعقوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، داؤد، سلیمان، الیاس، یحییٰ، زکریا اور عیسیٰ علیہم السلام اسی سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یوسف علیہ السلام کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ وہ خود نبی، ان کے والد یعقوب بھی نبی اور دادا اسحاق بھی نبی اور پردادا ابراہیم ابوالانبیاء یہ مرتبہ کسی اور کو نہیں ملا۔

یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کیوں کہا گیا ۔۔؟

اصل میں یعقوب اور اسرائیل یہ دونوں عبرانی نام ہیں، اور اس سلسلہ میں جو قصے بیان کئے گئے ہیں کہ یہ نام کیوں رکھے گئے ہیں، ان میں کوئی حقیقت نہیں جیسے کہا گیا یعقوب علیہ السلام کے جڑواں بھائی تھے جب پیدائش ہوئی تو پہلے ان کے بھائی پیدا ہوئے جن کا نام عیسو رکھا گیا، پھر یعقوب علیہ السلام اپنے بھائی کو پکڑ کر پیدا ہوئے اس لئے انہیں یعقوب کہا گیا، اسی طرح بائبل میں اور بھی مضحکہ خیز بلکہ شرمناک قسم کی باتیں اس سلسلہ میں درج ہیں جو ایک مومن تو درکنار عقلمند انسان بھی قبول نہیں کر سکتا کہ ایک مرتبہ یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پچھاڑ دیا تھا اس لئے ان کا یہ نام پڑ گیا، نعوذ باللہ، بلکہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ انہیں قرآن میں دو مختلف ناموں سے یاد کیا گیا، یعقوب، اسرائیل لیکن اس کی وجہ تسمیہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، بعض لوگوں نے اس کو عبداللہ کا ہم معنی بھی قرار دیا ہے۔

بنی اسرائیل کون ہیں؟

یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور یوسف علیہ السلام سمیت ان کے بارہ بچے تھے، اور ان ہی بارہ بچوں سے بنو اسرائیل کے مختلف قبیلے بنے، چونکہ یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر میں ان کے ساتھ قیام کئے تھے، اس لئے بھی بنو اسرائیل کی نسل پھیلتی گئی، بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی آمد تک وہ مصر ہی میں رہے جہاں سے موسیٰ علیہ السلام انہیں صحرائے سینا کی طرف لے گئے، وہاں بھی پانی کی جب ضرورت محسوس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بارہ چشمے جاری فرمائے۔ (سورہ بقرہ)

عموماً ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر ۲۴۵۸۰۳۱

تک ان کے لیے بنو اسرائیل ہی کا لفظ بولا جاتا تھا

قرآن نے ان کا نام یہودی کب رکھا؟

قرآن مجید میں عموماً ان کے لیے یہودی کا لفظ اس وقت استعمال کیا گیا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور انہوں نے آپ کو نبی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، بعض علماء نے لفظ یہود کو ہود اور ہدایت سے مشتق سمجھا ہے جس کا مطلب توبہ کرکے راہ راست پر آنا ہے حالانکہ وہ راہ راست سے بھٹکے ہوئے گمراہ ہیں۔ اس لیے یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ یہ کسی سے مشتق نہیں جامد اور خاص ہے اور قرآن مجید میں صرف مدنی سورتوں ہی میں یہ آٹھ مرتبہ استعمال ہوا ہے، اور یہ عموماً ان کی سرزنش اور بدبختی ہی کے موقع پر استعمال کیا گیا ہے۔

قرآن کریم نے بنو اسرائیل کے بجائے لفظ یہود جو استعمال کیا گیا ہے، اس میں خاص حکمتیں ہیں: لہٰذا لفظ بنو اسرائیل اور یہود کے درمیان قرآنی اسلوب کی روشنی میں فرق کرنا ضروری ہے قرآن نے گویا بنو اسرائیل کے بجائے یہود کہہ کر یہ اشارہ دیا ہے، تم ابراہیم اور یعقوب اسرائیل کی حقیقی وراثت سے محروم کر دیئے گئے ہو، اگرچہ کہ نسلاً تمہارا تعلق حضرت ابراہیم ہی سے ہے، لیکن دینی اور عقائد کے اعتبار سے تم ان بزرگوں کے راستے سے ہٹے ہوئے ہو۔

اس طرح قرآن نے ان کے ساتھ جو دین کی نسبت لگی ہوئی تھی، اور بنو اسرائیل کے ذریعہ ان کی دینداری کی جھلک سامنے آتی، اس سے انہیں عاری کر دیا، کیونکہ یہود کے لفظ سے قومیت، عنصریت اور نسل پرستی کا تصور سامنے آتا ہے۔

گویا خلاصہ یہ ہوا کہ جب تک وہ ایمان اور عمل کی صفت سے متصف تھے، انہیں بنو اسرائیل کہا گیا، اور جس وقت انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دیا انہیں یہودی کہا گیا، اس لیے اہل علم حضرات کو بھی چاہیئے کہ جب کبھی ان کا ذکر کرنا ہو یہود کے نام سے ہو، نہ کہ اسرائیل کے ذریعہ تاکہ دینی حوالہ کے بجائے دینی بیزاری کے حوالے سے ان کی پہچان ہو۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

تعویذ دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

سید حسین شاہ بخاری .... کراچی

ہمارے علاقے کی مساجد میں سے ایک میں امام صاحب کاغذوں پر قرآنی آیات لکھ کر تعویذ بنا کر دیتے ہیں ساتھ ساتھ کاغذوں پر اور برتنوں پر بھی قرآنی آیات لکھ کر پانی کے ساتھ پلاتے ہیں۔

اسی طرح ایک دوسرے صاحب ان تمام کاموں کے ساتھ ساتھ ہندسے لکھ کر تعویذ بنا دیتے ہیں آپ سے گزارش ہے کہ آپ بتائیں کہ ان دونوں اصحاب کے پیچھے نماز ادا کرنا درست ہے کہ نہیں۔

ج: جائز مقصد کے لئے جائز تعویذ کرنا صحیح ہے۔ اور ان کے پیچھے نماز جائز ہے بشرطیکہ کوئی اور چیز مانع نہ ہو۔

جاؤ دوسرا خاوند لے لو طلاق بائن واقع ہو گئی

ظفر حسین

پچھلے دنوں میری بیوی سے کچھ تکرار ہو گئی میرے ایک چچا جن کی مالی حالت اچھی نہیں ہے کی لڑکی کی شادی تھی میں نے کچھ سامان خریدا جس پر بیوی نے اعتراض کیا اور کہا کہ میں بھی اپنی بہنوں کے لئے کپڑے وغیرہ خریدوں گی اور آپ کو ایسے ہی جلاؤں گی جس پر میں نے غصہ میں کہا کہ مجھے کیا جلاؤ گی میری طرف سے تمہیں اجازت ہے جاؤ دوسرا خاوند لے لو یہ الفاظ میں نے دو دفعہ کہے لیکن بعد میں احساس ہوا کہ اب ہم دونوں میں تکرار رہتی ہے۔ کیا میرے یہ الفاظ کہنے سے نکاح پر کوئی حرج ہوا ہے کہ نہیں۔

ج: ان الفاظ سے ایک طلاق بائن واقع ہو گئی دوبارہ نکاح کر لیا جائے۔ آئندہ نہ تکرار کی جائے اور نہ ایک دوسرے کو جلانے کی کوشش کی جائے۔

نیت توڑ کر چور کو پکڑ لے

ارشد علی .... کراچی

اکثر گھروں میں بعض کیڑوں مثلاً سرخ چھپکلی لال بیگ وغیرہ کو نقصان دہ سمجھ کر دوا یا کسی اور چیز سے مار ڈالا جاتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

ج: جائز ہے؟۔

س: اگر نماز کے دوران کوئی شخص نمازی کے جوتے وغیرہ اٹھا کر لے جا رہا ہے تو کیا اس صورت میں چور کو پکڑنے کے لئے نیت توڑی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج: نیت توڑ کر چور کو پکڑ لے۔

رضاعت دو گواہوں سے ثابت ہو گی

شبیر ملک .... جدہ

س: ہمارے ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ عورت کا یہ کہنا کافی ہے کہ اس نے لڑکے کو دودھ پلایا تھا اور کسی شہادت کی ضرورت نہیں۔ جبکہ آپ نے لکھا ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے دو گواہوں کی چشم دید شہادت کی ضرورت ہے۔ آپ اس سلسلے میں کسی حدیث کا حوالہ دیں۔

ج: سنن کبریٰ بیہقی اور مصنف عبدالرزاق میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ نقل کیا گیا ہے کہ رضاعت میں صرف عورت کا قول معتبر نہیں۔ بلکہ دو

باقی صفحہ ۲۵ پر

امیر مرکزیہ مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کا

ایک مکتوب گرامی

حضرت المخدوم مولانا خان محمد صاحب مدظلہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی نے یہ مکتوب گرامی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر، ان کی کابینہ کے وزراء اور پاکستان قومی اتحاد میں شامل تمام جماعتوں کے سربراہوں کو ارسال فرمایا تھا۔ ہم اسے ریکارڈ میں محفوظ کرنے کے لیے ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع کر رہے ہیں۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و ارسال التسلیمات والتحیات

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت فقیر ابو الخلیل خان محمد نقشبندی، مجددی سجادہ نشین خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی کی طرف سے عالی جناب

ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں احسان ہے کہ پاکستان قومی اتحاد کو حکومت میں شمولیت اختیار کرنے کا یہ موقع میسر ہوا ہے کہ ارض پاکستان میں خدا تعالیٰ کی حاکمیت اور شریعت مطہرہ کے نفاذ کی راہ ہموار ہو سکے۔ آپ پر بخوبی واضح ہے کہ پاکستان ایک نظریہ کے تحت معرض وجود میں آیا تھا تاکہ یہاں کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے مقتضیات پر عملدرآمد ہو سکے۔ فقیر آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا وقت کا اہم تقاضا گردانتا ہے کہ ہمارے وطن عزیز میں سامراجی اور صیہونی سازشوں کے تحت خلاف اسلام تحریکیں اٹھتی رہی ہیں اور اب بھی یہ تنظیمیں پوری قوت اور جوش و خروش کے ساتھ سرگرم عمل ہیں، جن میں عیسائی مشنریاں اور قادیانی سرفہرست ہیں۔

اگرچہ قادیانی آئینی طور پر اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں مگر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قادیانی تحریک عملی طور پر جوں کی توں جاری ہے بلکہ وہ اپنے افکار و تعلیمات کی اشاعت و تشہیر میں پہلے سے زیادہ شد و مد کے ساتھ کوشاں ہیں۔

دوسرے نمبر پر عیسائی مشنریاں ہیں جن کے مختلف ادارے کام کر رہے ہیں اور جنہیں مغربی ممالک سے بھاری رقوم مہیا کی جاتی ہیں۔ ان مشنریوں کے خلاف اسلام اور خلاف وطن کارروائیاں نتائج کے اعتبار سے قادیانی تحریک سے کسی طور پر کم نہیں لیکن ان کے مفادات مشترکہ ہیں اور ان کے طریق کار میں ہم آہنگی اور مماثلت پائی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر انہوں نے اسلامی تشخص کو ابھرنے سے روکنے کے لیے تعلیمی اداروں پر یلغار کی۔ نوجوانوں کے ذہنوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جس کی وجہ سے نوجوان نسل عیسائیت سے متاثر ہوئی اور اس میں اسلام سے برگشتگی کی رو چل نکلی۔

ہماری بیوروکریسی میں بھی ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو ذہنی طور پر عیسائیت نواز ذہنیت کا حامل ہے یا پھر قادیانیت کے پرچار کے لیے سرگرم عمل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ حضرات ملکی انتظام و انصرام کے ساتھ پوری سنجیدگی اور فکر مندی سے خلاف اسلام اور خلاف وطن تحریکوں کے سدباب کا جائزہ لیں اور ان تحریکوں کے انہدام کے لیے اقدامات کریں۔ لہٰذا

ا: تمام قادیانی اور عیسائی ملازموں کو کلیدی عہدوں سے یکسر ہٹا دیا جائے۔

ب: قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے اقلیت قرار دیئے جانے پر جو متفقہ فیصلے کیے گئے تھے۔ ان کی اصل روح کو سامنے رکھ کر پوری طرح عمل درآمد کیا جائے۔

ج: قادیانیوں اور عیسائیوں کے مذہبی اور ثقافتی لٹریچر پر قدغن عائد کی جائے اور ان کے اجتماعات پر کڑی نظر رکھی جائے۔ نیز نظام تعلیم کو خالص اسلامی نظام میں ڈھالنے اور اسلامی معاشرہ کی تشکیل و ترتیب کے لیے ایسا نصاب تعلیم مرتب کیا جائے جو نوجوان نسل کے ذہنوں میں صحیح اسلامی اور قومی تشخص اجاگر کرے۔

د: تمام انتظامی شعبہ جات میں ارکان اسلام کی پابندی لازم قرار دی جائے تاکہ ہم صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاحی مملکت قائم کرنے میں سرخرو ہو سکیں۔

فقیر آپ کے حکومت میں شامل ہونے اور اہم منصب پر فائز ہونے پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ آپ اور آپ کے رفقاء کار کو اللہ تعالیٰ حسن کارکردگی کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام اور وطن عزیز کی خدمت کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین

فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ، امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کوٹ تو لے خان۔ ملتان۔

اللہ پر ایمان

مولانا محمد اویس ندوی نگرامی

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ

اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر۔ (نساء - ۲۰)

ہم دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو بڑے بڑے گھر، چلتی پھرتی گاڑیاں، ریل اور موٹر، قسم قسم کے کپڑے، بڑی اور چھوٹی مشینیں اور اس کے سوا بہت سی چیزیں نظر آتی ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ چیزیں خود ہی نہیں بن گئی ہیں بلکہ کسی بنانے والے نے اس کو ضرور بنایا ہوگا۔ اسی طرح ساری دنیا پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ معمولی چیزیں کسی کے بنائے بغیر نہیں بن گئیں تو یہ زمین اور آسمان، پہاڑ، چاند، سورج، ستارے، سرسبز گھاس، رنگ رنگ کے پھول، ہر طرح کے جانور، بہتے ہوئے دریا اور سمندر کیا بنانے والے کے بغیر بن گئے؟ خود اپنے آپ کو دیکھنا چاہیے یہ ہاتھ، پیر، آنکھ، ناک، کان اس خوبصورتی اور ترتیب کے ساتھ کیا خود ہی پیدا ہو گئے۔

باقی ص ۲۵ پر

بزم ختم نبوت

شیزان کا بائیکاٹ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

السلام علیکم! کے بعد عرض ہے کہ میری طرف سے تمام دوستوں کو عید مبارک قبول ہو۔ میرا نام عابد حسین خان، میرا تعلق جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع وہاڑی سے ہے۔ یہاں شیزان کی بوتلیں ۱۰۰ فی صد بند ہو چکی ہیں۔ آپ کو بھی چاہیے کہ قادیانیوں سے لین دین اور خرید و فروخت بند کر دیں۔

اے مسلمانو! اپنی غیرت کو دیکھو کہ ہم مسلمان ہیں اور قادیانی جھوٹے، چور ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ دیکھو میرے دوستو بزرگو! یہ اپنے نبی کو علیحدہ مانتے ہیں۔ جس کا نام مرزا غلام قادیانی جھوٹا چور ہے۔ میں اپنے تمام دوستوں اور بزرگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ قادیانی فرقہ کی جتنی بھی تمام اشیاء ہیں ان سے بائیکاٹ کریں۔

عقائد صحیح کیجیے

مرسلہ: نعیم اللہ چوہدری بوٹے والہ

۱۔ بعض عوام کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر جمعرات کی شام مردوں کی روحیں اپنے اپنے گھروں میں آتی ہیں اور ایک کونے میں کھڑے ہو کر کہتی ہیں کہ ہم کو کون ثواب بخشتا ہے اگر کچھ ثواب ملے گا تو خوش ورنہ مایوس لوٹ جاتی ہیں یہ بات محض بے اصل ہے۔

۲۔ جہلا میں مشہور ہے کہ جب کوئی سفر کو جاوے تو گھر میں جھاڑو دینا منع کرتے ہیں کہ ابھی جھاڑو نہ دو کیونکہ فلاں ابھی ابھی سفر کو گیا ہے۔ یہ بالکل لغو بات ہے۔

۳۔ مشہور ہے کہ اذان نماز کے لیے مسجد میں بائیں طرف ہو اور اقامت یعنی تکبیر دائیں طرف۔ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۴۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سجدہ تلاوت کر کے دونوں طرف سلام بھی پھیرے۔ یہ بھی محض غلط ہے۔

۵۔ اکثر عوام کو اس کا التزام کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے کہ جمعہ کا پہلا خطبہ سنتے وقت دونوں ہاتھ زانو پر رکھ لیتے ہیں یہ بھی بے اصل ہے۔

۶۔ عوام میں مشہور ہے کہ دوپہر کے وقت قرآن حکیم پڑھنا ممنوع ہے۔ سو یہ محض غلط ہے البتہ نماز اس وقت ممنوع ہے۔

۷۔ اکثر جگہ دستور ہے کہ جنازہ کو دفن کرتے وقت مردہ کو چت لٹا کر صرف اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں بلکہ قبلہ کی طرف کروٹ دے دینا چاہیے۔

۸۔ بعض عوام سمجھتے ہیں کہ غصہ میں یا دھمکانے کی نیت سے اگر طلاق دے دے تو طلاق نہیں ہوتی۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔

۹۔ عوام میں مشہور ہے کہ عورت کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں سو یہ بالکل غلط ہے۔

۱۰۔ اکثر عوام میں مشہور ہے بلکہ دستور ہے کہ اگر کوئی شخص کھانا کھاتے وقت دوسرے شخص کو کھانا کھانے کے لیے بلاتا ہے اور اس کو منظور نہیں ہوتا تو اس کے جواب میں کہا کرتے ہیں بسم اللہ۔ چونکہ اس لفظ کا استعمال شرعاً ثابت نہیں ہے اس لیے اس کو ترک کر دینا چاہیے اور اس کی جگہ اور کلمے جیسے بارک اللہ وغیرہ کہہ دینا چاہیے۔

۱۱۔ بعض لوگ جوتے پر جوتا چڑھ جانے سے سفر در پیش آنے کا شگون لیتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ بے اصل اور لغو بات ہے۔

۱۲۔ اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ شام کے وقت مرغا اذان دے تو اسے فوراً ذبح کر لو کیونکہ یہ اچھا نہیں ہے۔ سو اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۱۳۔ مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت نہ ہلائے جائیں کہ وہ بے چین ہوتے ہیں۔ یہ بھی محض بے اصل بات ہے۔

۱۴۔ بعض عوام کہتے ہیں کہ جماہی آنے پر ہاتھ نہ رکھنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ یہ غلط بات ہے۔ البتہ حدیث سے اتنا ضرور ثابت ہوا ہے کہ اس وقت منہ پر ہاتھ نہ رکھنے سے شیطان پیٹ میں گھس کر ہنستا ہے۔

۱۵۔ بعض عوام کسی خاص دن یا کسی خاص وقت میں سفر کرنے کو برا یا اچھا سمجھتے ہیں۔ یہ کفر یا نجومیوں کا اعتقاد ہے۔ از حضرت تھانویؒ

اسلام کی دعویدار حکومت سے

چند ضروری مطالبات

اللہ دتہ مجاہد۔ قصور

۱۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد حرام ہے لہٰذا فوج سے اور دوسرے تمام محکموں کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اور منکرین ختم نبوت کی شرعی سزا مقرر کی جائے۔

۲۔ حالیہ الیکشن ۱۹۹۰ء میں آپ کا قوم سے وعدہ تھا کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کر دیں گے لہٰذا شرعی نظام کو بلا حیل و حجت قائم کیا جائے۔

۳۔ قرآن کے منکر، زکوٰۃ منکر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اجمعین، اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات کے گستاخ مثلاً ذکری، پرویزی، آغاخانی وغیرہ کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

۴۔ پاکستان سے فحاشی کے اڈے، شراب، جوا، سود، ناچ گانے کے لائسنس منسوخ کر کے منکرات ختم کیا جائے۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

از: حضرت مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

تصویر کا دوسرا رُخ

مصنف انوار خلافت، جناب مرزا بشیر محمود کے جمالیاتی فرامین اور صلح و آشتی کی جھلکیاں۔

نمبر۱: خلیفہ قادیان لکھتے ہیں کہ:

اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھا دیا (بالکل جھوٹ) مگر یہ مسیح (مرزا) اس لیے آیا کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دے (الفضل اخبار ۷ اگست ۱۹۳۶ء)

نمبر۲: ایک جگہ باغی اور منحرف مرزائیوں کے خلاف لکھتے ہیں کہ:

ان دونوں کی زندگیوں کی ایک ایک گھڑی میرے احسان کے نیچے ہے۔ الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۳۶ء

نمبر۳: ایک موقع پر پیکر جمالیت یوں اعلان کرتے ہیں کہ

اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے اور تمہارا سچ مچ یہی عقیدہ ہے کہ دشمنوں کو سزا دینی چاہئے تو پھر یا تو تم دنیا سے مٹ جاؤ گے یا گالیاں دینے والوں کو مٹا دو گے اگر کوئی انسان کہتا ہے کہ ہمیں مارنے کی طاقت ہے تو میں اسے کہوں گا۔ اے بے شرم تو آگے کیوں نہیں جاتا اور اس منہ کو کیوں نہیں توڑ دیتا۔ الفضل مورخہ ۵ جون ۱۹۳۹ء

نمبر۴: پیکر صلح و آشتی کا ایک تازہ ترین اعلان

سب سے مقدم اور پہلی چیز جس کے لیے ہر احمدی (قادیانی) کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے (الفضل ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء)

ملاحظہ فرمائیے کہ دین اسلام کے دفاع اور تحفظ کے لیے تو جہاد حرام ہے۔ مگر مرزائیت کے تحفظ کے لیے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا فرض ہے۔ کیا یہی خدمت اسلام ہے۔ لعنۃ اللہ علی الملحدین۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ خدمت دین اور کسر صلیب کا دعویٰ محض فراڈ ہے اصل مقصد مسلم کشی اور انگریزی حکومت کی حمایت ہے، خود مرزا صاحب نے اس راز کو فاش کر دیا ہے۔ وہ اپنی خدمت اسلام اور مناظرہ بازی کی غرض و غایت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ

مجھ سے جو کچھ بھی پادریوں کے مقابلہ میں مناظرہ تحریر و تقریر (میں) اس کا مقصد محض وحشی مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ (دفاع اسلام مقصود نہیں) ورنہ میں تو اول درجہ کا خیر خواہ حکومت کا ہوں۔

روحانی خزائن ص ۴۹۱ ج ۱۵

نمبر۵: پیکر حلم و جمال نے ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء کو ایک ایسا اشتعال انگیز خطبہ دیا تھا جو ڈی سی گورداسپور نے حکماً روک دیا۔ جو آج تک شائع نہیں ہوا (بحوالہ رسالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۲۶، ۲۷)

نمبر۶: ان جہاد حرامیوں کی مزید لن ترانیاں ملاحظہ فرمائیے

ہم دنیا میں نابود ہونا منظور کر لیں گے احمدی (قادیانی) جماعت زندہ جماعت ہے وہ ہر قربانی پیش کرے گی۔ مظلومیت کے رنگ میں عمر قید چھوڑ پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے تو ہم اسے باعث عزت سمجھیں گے الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء بحوالہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۱۹۔

نمبر۷: بقول مرزا۔ دین کے لیے اب لڑنا حرام ہے۔ مگر خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ اگر تبلیغ کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کی جا دے تو یا تو ہم اس ملک سے نکل جائیں گے یا اگر اللہ اجازت دے تو پھر ایسی حکومت سے لڑیں گے۔ الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۵۳ء

دوسری جگہ کہا کہ شاید کابل کے لیے کسی بھی وقت جہاد کرنا پڑے۔ ۲۷ فروری ۱۹۲۲ء

فرعونی تعلّی کی مزید جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

جماعت ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے کہ بعض حکومتیں بھی اسے ڈر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور قومیں بھی اسے ڈر کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں۔

الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء

قبولیت کی رو چلانے کے لیے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۳۶ء

حکومت کے خواب

خلیفہ صاحب کا مذہبی لبادہ اوڑھ کر سیاست کا کھیل دیکھئے چنانچہ خلیفہ صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ:

ہم قانون کے اندر رہتے ہوئے اس کی روح کو کچل دیں گے۔ ایسے ہی مقاصد کے لیے یہ دفتر امور عامہ، ایسے احمدی (قادیانی، مرزائی) آفیسران جو گورنمنٹ یا ڈسٹرکٹ بورڈوں یا فوج یا پولیس، سول، بجلی، جنگلات، تعلیم وغیرہ کے محکموں میں کام کرتے ہیں ان کے مکمل پتے مہیا کرتا ہے۔

الفضل ۸ نومبر ۱۹۲۲ء بحوالہ ناپاک منصوبے ص ۱۹۔

یہ دُلی امن و سلامتی کبھی یوں گل فشانی کرتا ہے کہ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست نہیں وہ نادان ہیں وہ سیاست کو سمجھتے ہی نہیں جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی بھی سیاست ہے وہ خلیفہ

کی بیعت ہی کیا کرتا ہے۔ اس کی کوئی بیعت ہی نہیں
(الفضل ۱۳ اگست ۱۹۲۶ء)

جمالی صفات خلیفہ ہر فرد کو حق بغاوت دیتا ہے
وہ ہر اس فرد کو بغاوت اور مقابلہ

کا حق دیتے ہیں جس نے دل سے اور عمل سے حکومت وقت کی اطاعت نہ کی ہو۔ ایک دفعہ کسی نے دریافت کیا کہ جس ملک کے لوگوں نے کسی حکومت کی اطاعت نہ کی ہو۔ کیا انہیں حکومت کا مقابلہ کرنے کی اجازت ہے؟ تو آپ نے فرمایا اگر کسی قوم کا ایک فرد بھی ایسا باقی رہتا ہے جس نے اطاعت نہیں کی۔ نہ عمل سے نہ زبان سے تو وہ آزاد ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کر کے مقابلہ کر سکتا ہے۔ الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء

جہاد حرامی ٹولے کا اعلان۔

ایک خواب کا سہارا لے کر جماعت کو حکم کیا کہ ٹیری ٹوریل فورس میں احمدیوں (مرزائیوں) کو بھرتی ہونا چاہیے اور مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ یہ فوجی نظام آئندہ جماعت کے لیے بہت برکتوں کا موجب ہوگا۔ (الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

جماعت کے نوجوان طبقہ کو بار بار تحریک کی جاتی ہے کہ:

(احمدی (مرزائی) نوجوانوں کو چاہیے کہ ان میں سے جو بھی ٹیری ٹوریل فورس میں شامل ہو سکتے ہیں شامل ہو کر فوجی تربیت حاصل کریں
الفضل ۸ مارچ ۱۹۳۹ء

احمدیہ کور کی سرپرستی، ایک فوجی نظام اور اس کے متعلقات

(۱) حضرت امیر المومنین نے احمدیہ (مرزائیہ) کور کو اپنی سرپرستی کے فخر سے سرفراز کرنا بھی منظور فرمالیا ہے (الفضل ۷ اگست ۱۹۳۲ء)

(۲) اس فوجی تربیت کی کلاسیں شروع ہو گئیں فوجی طرز کی سلامی ہوتی اور خلیفہ صاحب اس فوجی سلام کا ہاتھ سے جواب دیتے ہیں۔ ۸ ستمبر ۱۹۳۲ء الفضل

(۳) اس فوجی سلام کا اور فوج کا اپنا خاص پرچم

تھا جو سبز رنگ کے کپڑے کا تھا۔ اس پر منارۃ المسیح بنا کر ایک طرف اللہ اکبر اور دوسری طرف "عباد اللہ" لکھا ہوا تھا۔ جو اس فوج کا اصل نام تھا۔ یہ وہ فوج ہے جو کنگ کے بیلے دریائے بیاس کے کنارے بھیجی گئی تھی
الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء

جبری بھرتی کے احکام

خلیفہ صاحب اعلان کرتے ہیں کہ:
میں ایک دفعہ پھر امور عامہ کو توجہ دلاتا ہوں! کہ میرا فیصلہ ہے کہ پندرہ سال عمر سے لے کر پنتیس سال کی عمر تک کے تمام نوجوانوں کو اس میں جبری طور پر بھرتی کیا جاوے۔ الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء
(بحوالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۳۱، ۳۲)

ایک تنظیم خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھنے پر خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقرر کردہ محکمہ کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرتا ہے۔
(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء)

پیکر صلح و آشتی ایک موقع پر حکم جاری کرتے ہیں کہ جو احباب بندوق کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں وہ لائسنس حاصل کریں اور جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہ تلوار رکھیں۔ الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء بحوالہ خلیفہ ربوہ کے ناپاک سیاسی منصوبے ص ۳۶

امن و محبت کے دعویدار (خلیفہ ربوہ) کے جارحانہ منصوبے:

خلیفہ نے قادیان میں احمدیہ (قادیانیہ) کور کی بنیاد ڈالی جس کا ممبر ۱۵ سال سے ۳۵ سال کا ہر احمدی (قادیانی و مرزائی) تھا اور اسے ٹیری ٹوریل فورس میں انگریزی حکومت کی طرف سے فوجی تربیت لینا ضروری تھا۔ پھر ۱۵/۲ پنجاب رجمنٹ میں خالص احمدی (مرزائی) کمپنی کا ہونا یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خلیفہ صاحب کے عقل و قلب بادشاہت کی آرزو میں لہریں مار رہی تھیں۔ پھر تقسیم کے بعد سیالکوٹ جموں سرحد پر انہیں احمدیہ (مرزائیہ)

کمپنی کے ریلیز شدہ سپاہی منظم طور پر خلیفہ صاحب کے حکم کے مطابق پہنچ گئے۔ ان کو دوبارہ اسلحہ میسر ہونے لگا پھر فرقان فورس جو خالص قادیانی فورس تھی کشمیر میں کھڑی کر دی گئی اور خلیفہ صاحب نے خود محاذ جنگ پر جا کر اس فوجی تنظیم کا جائزہ لیا اور سلامی لی۔

اس فوج کا استعمال کرنے کے لیے خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

انڈین یونین کا مقابلہ کوئی آسان بات نہیں مگر انڈین یونین کیا ہے۔ صلح سے ہمارا مرکز لے یا جنگ سے ہم نے وہ مقام لینا ہے اور ضرور لینا ہے۔ اگر جنگ کے ساتھ ہمارے مرکز کی واپسی مقدر ہے تو تب بھی ضروری ہے کہ آج ہی ہر احمدی (قادیانی) اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار رہے۔
(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۹ء)

تقسیم ہند کے بعد دوبارہ اکٹھی ہوئی فوجی فوجی تنظیم فرقان فورس کی شکل میں جمع ہو گئی تو خلیفہ صاحب کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک مرکز ہونا چاہیے جہاں اپنے نوجوانوں کو مزید فوجی تربیت دی جا سکے اس کے ساتھ ہی اپنی بے اعتدالیوں، عفونتوں، گندگیوں، ناپاکیوں اور برائیوں پر پردہ ڈالا جا سکے۔ خلیفہ صاحب نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ یاد رکھو۔ تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ہماری Base مضبوط نہ ہو پہلے Base مضبوط ہو تو تبلیغ مضبوط ہو سکتی ہے۔ بلوچستان کو احمدی بنایا جائے تاکہ ہم کم از کم ایک صوبہ تو اپنا کہہ سکیں میں جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا۔ یہ ہمارا ہی شکار ہوگا۔ دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں۔

الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء (بحوالہ ناپاک منصوبے)

اس مضمون کی اگلی اور آخری قسط
آئندہ شمارہ نمبر ۱۱ میں ملاحظہ فرمائیں

سول عدالت میں مقدمہ جاری تھا کہ !

خدائی عدالت نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ بھی دیدیا اور سزا بھی

مانسہرہ (نمائندہ خصوصی، منظور احمد شاہ آسی) رانا کرامت اللہ قادیانی جس کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ نمبر ۲۹۸ سی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ نے قائم کیا تھا۔ خدائی عدالت نے فیصلہ دے دیا۔

واقعات کچھ یوں ہیں کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس جس میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا گیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو نہ تو مسلمان ظاہر کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اسلامی شعائر استعمال کر سکتے ہیں۔ رانا کرامت اللہ قادیانی ایک مسلمان لالہ عزیز الرحمن صاحب کے پاس گیا اور انہیں "السلام علیکم" کہا تو عزیز الرحمن لالہ نے کہا کہ تم مرتد ہو اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے اس پر وہ قادیانی سیخ پا ہو گیا اور واہی تباہی بکنے لگا۔ لالہ عزیز الرحمن مرحوم نے مذکورہ قادیانی کے خلاف مقدمہ درج کر دیا۔ پولیس نے گرفتار کیا اور ۲۰ دن تقریباً حوالات میں بند رہا پھر ضمانت پر رہا ہو کر آ گیا اس کے بعد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مانسہرہ نے اس کو سزا سنا دی۔ ایک سال قید اور پانچ صد روپیہ جرمانہ کی صورت میں۔

دوسرا قادیانی یوسف نامی تھا جس کو ۱۹۸۴ء میں اسلامی شعائر استعمال کرنے کی وجہ سے دانستہ پکڑا گیا۔ یہ اپنے مرزائیٹے میں باقاعدہ اذان اور نماز باجماعت کا اہتمام کرتا تھا اور رمضان میں اعتکاف کرتا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت داتہ کے رہنماؤں قاضی خلیل الرحمن صاحب اور دیگر حضرات نے باقاعدہ ثبوت عدالت میں گواہوں کی صورت میں پیش کیا جس کی وجہ سے یوسف کو بھی سزا ہوئی اور پھر ضمانت پر رہا ہوا۔

ان دونوں نے قادیانیوں کے خلاف اپیل اب سیشن کورٹ میں زیر سماعت تھی اور ۳۰ جون کو ان دونوں قادیانیوں کی تاریخ تھی۔

۲۹ جون کو کرامت اللہ قادیانی کی بیوی مر گئی اور جو کہ طویل عرصہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھی جس کو دفنانے کے لئے کرامت اللہ قادیانی صدیق آباد (ربوہ) لے جا رہا تھا کہ منڈی بہاؤالدین سے آگے نکلنے پر ہیڈ رسول نہر میں ویگن جا گری جس میں ۱۹ یا ۲۰ قادیانی سوار تھے۔ اس حادثے میں رانا کرامت اس کی بیٹی، دو نواسیاں، ایک نواسہ اور چار دوات کے مرزائی واصل جہنم ہوئے۔ رانا کرامت، یوسف قادیانی، انیس احمد قادیانی، مبشر قادیانی کی لاشیں تا حال نہیں مل سکیں۔

یہ اعزاز پورے پاکستان میں صرف "مانسہرہ" کو حاصل ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سب سے پہلا اور دوسرا مقدمہ مانسہرہ میں درج ہوا اور یہ مذکورہ بالا قادیانیوں کے خلاف تھا۔ اور حسن اتفاق دیکھئے کہ عین ۳۰ جون کی شب کو ان کا فیصلہ قدرت نے کر دیا جبکہ ۳۰ جون کی صبح کو یہاں مانسہرہ میں انہی مرزائیوں کی تاریخ تھی پیشی سے پہلے ہی فیصلہ خدائی عدالت نے کر دیا۔ قادیانیوں کے ان تمام مقدمات میں مسلمانوں کی طرف سے وکیل ختم نبوت جناب غلام مصطفیٰ خان صاحب نے پیروی کی جبکہ مرزائیوں کی طرف سے

اخبار ختم نبوت

اعجاز افضل خان نے پیروی کی جو کہ انتہائی مرزائی نواز ہیں اور عوام سے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ میں تو انسانی ہمدردی کے تحت پیروی کر رہا ہوں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مانسہرہ کے غیور وکیلوں نے باوجود بھاری فیس کی پیشکش کے مرزائیوں کی پیروی کرنے سے انکار کر دیا تو مرزائیوں کو پشاور اور لاہور سے مرزائی وکیل لانے پڑے جو انہیں خاصے مہنگے پڑے تو قادیانیوں کو ایک "ہیرا" اعجاز افضل خان کی صورت میں مل گیا لیکن خدا کی لاٹھی بے آواز ہے خدا کے فیصلے کے سامنے مذکورہ وکیل کی ذہانت اور چالاکی کام نہ آئی اور نہ ہی مجرموں کو بچا سکی۔ وہ اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ اب صرف ایک مقدمہ پھگلہ کے صالح سنگھو کا باقی ہے دیکھئے خدائی دربار سے اس کے بارے میں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

رہے نام اللہ کا۔

قادیانی ملک و ملت کے سب سے بڑے اور خطرناک دشمن ہیں ۔ مولانا نذیر احمد تونسوی

ملک میں ہونیوالی دہشت گردی اور قتل و غارت گری میں قادیانی ملوث ہیں۔

کوئٹہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا ہے کہ لاہور، شیخوپورہ، اور سکھر کے حالیہ لرزہ خیز واقعات قادیانیوں کی گھناؤنی سازش کی کڑی معلوم ہوتے ہیں حکومت کو چاہیئے کہ وہ قادیانیوں کی ملک و ملت دشمن سرگرمیوں پر نگاہ رکھے کیونکہ قادیانی ملک و ملت کے سب سے بڑے اور خطرناک دشمن ہیں اسرائیل اور بھارت سمیت اسلام دشمن قوتوں کے لیے وہ اپنی ہیڈ شپ کی [illegible] کے مطابق سرگرم عمل ہو گئے ہیں جس کا بروقت نوٹس [illegible] حکومت پاکستان کا فرض بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی ساری تاریخ ملک و ملت کے خلاف سازشوں سے بھری پڑی ہے کیونکہ انگریزوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے مرزا قادیانی کی نگرانی میں قادیانیت کی بنیاد رکھی تھی جس نے مسلمانوں کے مذہبی عقائد کے خلاف زہر آلود لٹریچر لکھ کر انگریزوں کو اپنی وفاداری کا ثبوت فراہم کیا تھا اس سے قبل اس کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی معاونت سے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی اور پھر سکھوں کی فوج میں شامل ہو کر ہری سنگھ کی قیادت میں بطور [illegible] مسلمانوں پر

مظالم ڈھا کر انگریزی سرکار کی خوشنودی اور اعتماد حاصل کیا۔ اس کے بعد مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود نے عربوں کی وحدت میں نقب لگانے کے لیے اپنے کارندوں کے ذریعہ یہودیوں سے سازباز کی جس کے نتیجے میں اسرائیل قائم ہوا یہی وجہ ہے کہ آج بھی قادیانیوں کو اسرائیل میں مسلمانوں کے لبادہ میں کام کرنے کی کھلی چھٹی ہے اور قادیانیوں کے لیڈر اکثر اسرائیلی سربراہوں سے ملاقاتیں کرکے عالم اسلام کے خلاف منصوبے تیار کرتے رہتے ہیں اور سینکڑوں قادیانی اب بھی اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اور قادیانیوں کے آنجہانی سربراہ مرزا ناصر نے امریکہ کی ایک ریاست میں روسی سربراہ سے ملاقات کرکے پاکستان کے خلاف کام کرنے کا معاہدہ کیا۔ اس کے بعد مشہور مرزائی صنعت کار نصیر اے شیخ نے روسی سفیر کو اپنی قیام گاہ پر لاہور میں عشائیہ دیا چند سال قبل اسلام آباد میں پروفیسر جمیل احمد قادیانی کو روس کی حمایت اور ملک دشمن لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو بھی ایک گہری سازش کے تحت یہودی لابی نے نوبل انعام دیا۔ پاک بھارت جنگ کے دوران قادیانیوں کے شہر ربوہ میں بلیک آؤٹ کی خلاف ورزی (جس کو پاکستان ایئر فورس کی شکایت کرنے پر ربوہ کی بجلی کاٹ دی گئی) یہ قادیانیوں کی ملک دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب سے حکومت پاکستان نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی ہے اس وقت سے مرزائی اپنے لیڈر کی ہدایت کے مطابق ملک کے امن وامان کو تباہ کرنے کے لیے اپنے تمام وسائل کو میدان کارزار میں جھونک چکے ہیں اسی سلسلے میں ملک بھر میں قادیانیوں نے فرقہ وارانہ فسادات کرانے کے لیے اپنے بجٹ میں لاکھوں روپے مخصوص کرکے فرضی تنظیموں کے نام سے بغیر پرنٹ لائن کے اشتہارات اور پمفلٹ شائع کراکے تقسیم کیے۔ حالات کو خراب کرنے کے لیے اس کے علاوہ بھی مختلف حربے استعمال کیے روسی سفارتکار کے قتل میں بھی ملوث ملزم ظفر احمد قادیانی تھا۔ اسی طرح سندھ کے لسانی فسادات میں قادیانیوں کا ملوث ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ سکھر میں جامع مسجد منزل گاہ میں بم پھینکنے والے قادیانی تھے جس کے نتیجے میں دو مسلمان شہید ہوئے اور پنجاب میں جب سے حکومت پنجاب نے ان کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد کی ہے اس کے بعد سے پنجاب میں مرزائیت زخمی سانپ کی طرح بل کھا رہا ہے اور تخریبی کارروائی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ چند سال قبل ساہیوال میں قادیانیوں نے دو مسلمانوں کو شہید کیا۔ جڑانوالہ کے ایک علاقہ میں چک نمبر ۵۴۳ میں قادیانیوں نے سر عام قرآن پاک کے ۹ نسخوں کو نذر آتش کیا۔ سرگودہا کے ایک علاقہ میں مسلمانوں پر قاتلانہ حملے کیے۔ مغل پورہ لاہور میں مسلمانوں پر فائرنگ کی۔ اسی طرح جہادنگر، سیالکوٹ کے علاقوں میں مسلمانوں پر فائرنگ کی۔ کھاریاں ضلع گجرات میں فائرنگ کرکے ایک مسلمان احمد زمان کو شہید کیا جڑانوالہ میں مسلمانوں پر پتھراؤ کیا اور جب پولیس موقع پر آئی تو اس پر پتھراؤ کیا۔ اسی طرح سابق صدر ضیاء الحق مرحوم کی موت کو اپنے پیشوا کی پیش گوئی قرار دیکر اس کی موت پر خوشیاں منائیں مزید برآں قادیانی لیڈر کا بار بار یہ بیان دہرانا کہ عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ ہماری قومی غیرت کے لیے ایک زبردست چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات ساری قوم کو معلوم ہے کہ ایک قادیانی افسر نے پاکستان کے دفاعی راز چوری کرکے اسرائیل کو فراہم کیے ہیں۔ اس وقت کشمیر اور پاکستان کے اندر اسرائیلی کمانڈوز کا داخل ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے بلکہ قادیانی اسرائیلی گٹھ جوڑ کسی وقت بھی پاکستان کی اہم تنصیبات کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ گزشتہ دنوں امریکی سفارت کاروں نے متعدد دفعہ ربوہ جاکر مرزائی لیڈروں سے خفیہ ملاقاتیں کیں۔

مولانا عبدالرؤف الازہری اور مولانا عبدالوحید قاسمی کا دورہ کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری اور مولانا عبدالوحید قاسمی خطیب جامع مسجد فاروق اعظمؓ ۳/۹-جی، اسلام آباد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کے سلسلہ میں آزاد کشمیر کے مختلف مقامات کا تنظیمی دورہ کیا۔ علماء کرام خطباء دینی مدارس کے مہتمم حضرات سے تفصیلی ملاقات کرکے ممبر سازی کی مہم کا افتتاح کیا آزاد کشمیر کے علماء کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے آزاد کشمیر میں قیام کو خوش آمدید کہا اور اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ دورہ کشمیر کی تفصیل یہ ہے۔

راولاکوٹ:۔ ۱۰ جون کو دو رکنی وفد ۲ بجے راولاکوٹ کی مرکزی جامع مسجد میں پہنچا تو وہاں پر مولانا عبدالخالق صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وفد کو خوش آمدید کہا۔ وفد نے ممبر شپ کی رسید بکیں دیکر ممبر سازی کا افتتاح کیا۔ مولانا موصوف نے مشورہ دیا کہ پہلے ممبر سازی ہو جائے پھر جماعت کی تشکیل ہوگی اور ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کو آزاد کشمیر میں جماعت کے قیام پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ دو رکنی وفد ساڑھے چار بجے باغ کے لیے روانہ ہوا اور ۷ بجے باغ میں دارالعلوم غیرہ پہنچ کر شب کو وہاں قیام کیا اگلے روز باغ کے خطباء و مدرسین سے ملاقات ہوئی۔

باغ:۔ ۱۱ جون باغ میں مولانا محمد انور مصطفی، مولانا ریاض الحق، مولانا اشرف علی، مولانا عطاء اللہ شاہ، مولانا عطاء اللہ، مولانا قاری محمد انور اور دیگر احباب سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیال ہوا ان حضرات نے آزاد کشمیر میں مجلس کی تنظیم کو قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا کہ آزاد کشمیر میں مجلس احرار اسلام نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دور میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ قادیانیت کا تعاقب کیا مسئلہ جہاد پر زور دیا اور آج بھی امریکہ بھارت اور اس کے ایجنٹ قادیانی اور کمیونسٹ اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر کشمیر میں اپنے پر پرزے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ایک بہت بڑا جہاد ہے۔ باغ کے تمام علماء کرام خطباء عظام مدرسین اور مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

مظفر آباد:۔ ۱۲ جون مظفر آباد آزاد کشمیر کا دارالحکومت ہے یہاں بھی قادیانی حکومتی اداروں میں گھس کر ناپاک سازشیں کر رہے ہیں۔ مظفر آباد میں حضرت مولانا محمود الحسن، مولانا مفتی بشیر احمد اور دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔

جو پہلے ہی وفد کے آنے کے منتظر تھے ان احباب سے تنظیمی سلسلہ میں مشاورت ہوئی۔ ان ساتھیوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کے بارے میں دریافت فرمایا تو مولانا عبدالرؤف الازہری نے جماعت کے کارہائے نمایاں اندرون ملک اور بیرون ملک کا ذکر کیا جس سے مجلس میں شریک تمام احباب نے جماعت کے اکابر اور قائدین کو خراج تحسین پیش کیا اور قرطاس رکنیت لیکر ممبر سازی کی مہم شروع کردی۔ مولانا مفتی بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ مظفرآباد اور پورے آزاد کشمیر میں جہاد کا لفظ نہیں کی جا ئیں اور دارالحکومت مظفر آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر اور مبلغ رکھا جائے ہم ہر قسم کا تعاون کریں گے۔

۱۲ جون کو دورکنی وفد ظہر کے بعد عازم اسلام آباد ہوا۔

حج بیت اللہ کے موقع پر سعودی حکومت کی طرف سے قادیانیت کے خلاف لٹریچر کی تقسیم

از:۔ محمد اکرم فضل ایم اے نمائندہ ختم نبوت ریاض

الریاض (نمائندہ خصوصی) حسب سابق اس سال بھی لاکھوں فرزندان توحید نے فریضۂ حج کی ادائیگی میں جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ چونکہ اس مرتبہ حج جمعہ کے مبارک روز متوقع تھا لہٰذا حج اکبر کی وجہ سے وہ فرزندان توحید بھی کثیر تعداد میں موجود تھے جنھوں نے قبل ازیں متعدد مرتبہ حج کی ادائیگی کی تھی کہ وہ بھی حج اکبر کی سعادت حاصل کرنا چاہتے تھے ان فرزندان توحید میں تا حیرپا کا وہ فرزند توحید بھی شامل تھا جس کا یہ ۶۸ واں حج تھا۔ اخبارت اطلاعات کے مطابق اس مرتبہ فریضۂ حج کی سعادت حاصل کرنے والوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے تجاوز تھی اور اس تعداد میں مزید اضافہ متوقع تھا مگر حالیہ خلیجی جنگ کی وجہ سے لوگوں میں مختلف وساوس اور اندیشے پائے تھے کہ خدانخواستہ حج کے دوران کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہو جائے اور اس وجہ سے بھی کہ گزشتہ سال حج کے دوران سرنگ کے ناخوشگوار حادثہ کے پیش نظر بھی کہ جس میں تقریباً چودہ سو حاجیوں کی موت واقع ہوگئی تھی اور اس وجہ سے بھی کہ گزشتہ چند سالوں سے ایرانی حاجی سعودی اور ایرانی حکومتوں کے مابین کشیدہ تعلقات کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے تھے جبکہ اس مرتبہ ان تمام ایرانی حجاج کو اجازت دے دی گئی تھی واضح ہو کہ اس مرتبہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب ایرانی حجاج نے شرکت کی تھی۔ جو کہ تمام دوسرے ممالک کے حجاج کرام کے مقابلہ میں ایک ریکارڈ تعداد تھی۔ حکومت سعودی عرب کے تمام ادارے خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود کی ہدایات کے مطابق حجاج کرام کی خدمت میں بڑی مستعدی سے مصروف عمل رہے اور مشاعر مقدسہ میں وافر تعداد میں ضرورت کی ہر چیز کا بندوبست کیا گیا تھا۔ حرمین الشریفین کو جانے والی ہر شاہراہ پر کئی کئی کیمپ حجاج کرام کی خدمت کے لیے قائم کیے گئے تھے اور گرمی کی شدت کے باوجود ہر جگہ سرکاری و غیر سرکاری خدماتی ادارے بڑی چوکسی سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہے اور اللہ کے فضل و کرم اور سعودی حکومت کی مسلسل اور انتھک کوششوں کی وجہ سے کہیں بھی کوئی معمولی سا بھی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا جسے گزشتہ سالوں کے مقابلے میں ایک ریکارڈ کہا جا سکتا ہے۔

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال متعدد سرکاری و نیم سرکاری سعودی اداروں کی طرف سے حجاج کرام کو پیش آنے والے مسائل کے سلسلے میں رہنمائی کی جاتی رہی اور خاصی تعداد میں دینی مسائل خصوصاً حج سے متعلق مسائل پر مشتمل کتابچے مفت تقسیم کیے گئے جبکہ متعدد مقامات پر خادم الحرمین الشریفین کی طرف سے حجاج کرام کو قرآن پاک کا ایک ایک نسخہ ہدیہ کے طور پر تقسیم کیا گیا۔ ان دینی اداروں کی جانب سے عربی زبان کے علاوہ دیگر متعدد زبانوں میں بھی دینی لٹریچر ہدیہ کے طور پر تقسیم کیا گیا اور مکہ شریف کے علاوہ منیٰ اور مدینہ شریف میں بھی خاصی تعداد میں دینی کتب تقسیم کی گئیں اور حسب ضرورت عازمین حج کو پیش آنے والے دینی مسائل میں راہنمائی کرتے رہے۔ اس سال دیگر دینی لٹریچر کے علاوہ حکومت سعودی عرب کے دینی مرکز "دعوۃ والارشاد" کی طرف سے اردو زبان میں قادیانی جماعت اور قادیانی مذہب کے عقائد باطلہ پر مشتمل ایک ۴۰ صفحاتی تحقیقی مقالہ کتابچہ کی شکل میں بعنوان "یہ ہے قادیانی مذہب" خاصی تعداد میں شائع کرکے تقسیم کیا گیا۔ یہ کتابچہ قادیانی مذہب پر مختصر مگر جامع تحقیق ہے۔ اور اس میں متعدد مستند حوالہ جات بھی درج ہیں۔ واضح ہو کہ "دعوۃ والارشاد" سعودی حکومت کا وہ دینی مرکز ہے جس کی ذمہ داری یہاں کے چوٹی کے علماء کے ایک بورڈ کے سپرد ہے۔ اور جس کی سربراہی مفتی اعظم سعودی عرب جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز کرتے ہیں جو کہ عالمی سطح کے چوٹی کے عالم ہیں اور جن کے فتویٰ کو تمام عالم اسلام میں خصوصی پذیرائی حاصل ہوتی ہے اور علماء کے اس مذکورہ بورڈ کی اجازت و منظوری کے بغیر سعودی عرب میں کسی بھی قسم کا دینی لٹریچر شائع و تقسیم کرنا قانونی طور پر جرم شمار ہوتا ہے۔

قادیانی پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں

محمد انور مندوخیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے سابق سیکرٹری اطلاعات و رابطہ محمد انور مندوخیل نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قادیانی پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں بھارت کے انگریزی جریدہ مسلم کو مرزا طاہر نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی انڈین ہیں، اسی طرح بنگلہ دیشی بھی انڈین ہیں۔ یہ ایک تاریخی جغرافیائی اور ثقافتی حقیقت ہے تاہم آج کے سیاسی دور میں صرف ایک سیاسی تقسیم ہے اور یہ عارضی ہے برصغیر کا متحد ہونا اس کے مسائل کا قدرتی حل ہے اس طرح متحد ہونے سے انڈیا میں فرقہ وارانہ کشیدگی کم ہوگی) محمد انور مندوخیل نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کو دوبارہ متحد کرنے

جناب محمد امین صاحب اکاؤنٹنٹ ہفت روزہ ختم نبوت انتقال فرما گئے

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی کے اکاؤنٹینٹ اور ہمارے مخلص بزرگ جناب محمد امین صاحب ۲۷ جولائی بروز ہفتہ کو اچانک انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ شہر سہارنپور کے رہنے والے تھے۔ عرصہ تقریباً سات سال سے ہفت روزہ ختم نبوت سے وابستہ تھے۔

کا مزعم مرزا محمود قادیانی نے بھی اپنے ایک نام نہاد کشف میں کیا۔ اب لاہور میں امریکی قونصل جنرل رچرڈ ڈ بمکی اور دیگر سفارت کاروں کا قادیانیوں کا مرکز کا دورہ ربوہ درون خانہ کہانیوں سے محب وطن پاکستانیوں کو تشویش ہے کیونکہ امریکہ نے امداد بحال کرنے کے لیے پاکستان پر جو شرائط عائد کی ہیں اس میں ایک شرط یہ بھی رکھی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو کھلی چھٹی دی جائے تاکہ وہ اسلام اور ملک وملت کے خلاف کاروائی کرتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں تشدد کی کاروائیوں میں قادیانی ملوث ہیں کیونکہ بھارت کی حکومت اور قادیانیوں کے درمیان یہ خفیہ معاہدہ طے ہوا ہے کہ وہ کشمیر اور بھارتی پنجاب میں حریت پسندوں کی کاروائی کا بدلہ لینے کے لیے بھارت کے ایک شہر ربوہ درون میں ایک سینٹر بھارتی خفیہ ایجنسی کا ہے جس میں ایک شعبے کا سامراج قادیانی ہے۔ یہ سینٹر پاکستان کو تباہ کرنے کا پروگرام مرتب کرتا ہے۔

امریکی سفارت کار کے دورہ ربوہ پر تشویش

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر موضوع بنی رہی کہ امریکی سفارت کار رچرڈ بمکی نے ربوہ کا دورہ کیا اور قادیانیوں سے خفیہ ملاقاتیں کیں۔ قادیانیوں کی ملک دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور نہ ہی امریکی پالیسی کسی سے پوشیدہ ہے۔ یہ بات ختم نبوت یوتھ فورس کنڑی کے صدر محمد صفدر نے اخباری نمائندہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور حکومت میں امریکی امداد بند ہوئی تو امریکی حکام نے واضح طور پر شرط عائد کی تھی کہ قادیانیوں کے خلاف بنائے گئے تمام قوانین واپس لیے جائیں اور آج بھی امریکی اور قادیانی گٹھ جوڑ کسی بڑے ملکی انتشار کا پیش خیمہ ہے اس لیے ہماری صدر پاکستان وزیر اعظم پاکستان سے پرزور اپیل ہے کہ اس کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے اور قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیکر اس پر پابندی عائد کی جائے اور قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

حضرت امیر شریعتؒ کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر تعزیتی اجلاس

گزشتہ دنوں حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ اس سلسلہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کنڑی کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت سرپرست اعلیٰ جناب عبدالغفار مغل منعقد ہوا اجلاس میں مرحومہ کی دینی خدمات کو سراہا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ربوہ میں ایک مرزائی کا قبول اسلام

ربوہ۔ محمد اکرم ولد سردار قوم سندھو محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے مولانا خدا بخش شجاع آبادی خطیب جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے ہاتھ پر مرزائیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے اپنے بیان میں کہا کہ میرا ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان ہے اور مرزا قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ نمازیان جامع مسجد محمدیہ نے اسے اسلام قبول کرنے پر مبارک باد پیش کی۔

تحفظ ختم نبوت بڑا گھر ضلع شیخوپورہ

تحفظ ختم نبوت بڑا گھر ضلع شیخوپورہ کا سالانہ اجلاس عام ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کو متفقہ طور پر منتخب کیا گیا۔ سرپرست مولانا محمد اکرم ساجد، صدر حمید صابر، نائب صدر محمد ندیم مختار، سیکرٹری آفس ندیم باری، پروپیگنڈہ سیکرٹری عبدالغفور، جنرل سیکرٹری محمد اسلم، مجلس عاملہ کے اراکین رانا جاوید اختر، حافظ ناصر اقبال، رانا ندیم ارشد، عارف حسین، آغا حسن عباس۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے راہنما جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ انہوں نے ایک بیان میں قارئین ختم نبوت سے مرحومہ کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی اپیل کی ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے اور ڈاکٹر موصوف اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کیا حکومت پنجاب بے بس ہے؟

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی کرنے اور قادیانی افسروں کے تبادلے روکنے پر حکومت پنجاب کے خلاف تحقیقات کرائی جائیں اور فیصل آباد شہر میں اہم عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کو فوری طور پر تبدیل کرنے کے احکامات جاری کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں ربوہ کے ایک قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک کو فیصل آباد سے بھکر تبدیل کر دیا تھا جس نے وزیر اعلیٰ سے اپنا تبادلہ دوسری سیٹ پر کرا لیا جو فیصل آباد میں ڈپٹی ڈائریکٹر لائیو سٹاک کے دفتر میں ڈی آئی سی کی تھی۔ اور یوں پرانی سیٹ پر آنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے جس پر اس کو فوری طور پر یہاں سے تبدیل کیا جائے اسی طرح گزشتہ دنوں محکمہ انہار کے سپرنٹنڈنٹ ریکلیمیشن اختر جیسے قادیانی کا تبادلہ فیصل آباد سے کرا دیا تھا۔ جہاں پر سرکاری کوٹھی میں قادیانی مذہب کی تبلیغ کرتا تھا جس نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے وزیر اعلیٰ سے اپنا تبادلہ منسوخ کرا لیا اور اس سرکاری کوٹھی میں پھر قادیانی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ جبکہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں اسی طرح کا ایک پرنسپل کالونی فیصل آباد ڈی کے روڈ کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ خالد قادیانی اور اس کا باپ غلام احمد قادیانی سپلائی میں دفتر میں اپنے ماتحتوں کو قادیانی مذہب کی تبلیغ اور لٹریچر فراہم کرتا ہے حکومت تبدیل نہیں کرتی (؟) اسی طرح عطاء قادیانی ڈی ایس پی ایف لاء فیصل آباد کو بھی تبدیل نہیں کیا جاتا۔ صوبائی حکومت بے بس ہے۔

دفتر عالمی مجلس کوئٹہ بلوچستان کا فون نمبر تبدیل ہو گیا۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ بلوچستان کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ لہذا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام شاخیں مذکورہ نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ نیا نمبر یہ ہے :- ٦١٢٩٥

(نذیر احمد تونسوی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان فون نمبر:- ٦١٢٩٥)

بقیہ: بزم ختم نبوت

۵۔ اخبارات، رسالوں، فلمی پوسٹروں پر عورت کی عریاں تصاویر چھاپنے پر پابندی عائد کی جائے۔

۶۔ وی سی آر، بلیو پرنٹ، فلم بینی، فحش رسالے وغیرہ جس کے ذریعے نوجوان نسل گمراہ ہو رہی ہے اور ٹیلیویژن پر فحش ڈراموں پر پابندی عائد کی جائے۔

۷۔ پاکستان میں نوّے فیصد عورتوں نے پردہ اتار دیا ہے جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہے جو معاشرے کا اصل بگاڑ ہے۔ بے پردگی کو روکا جائے۔

۸۔ مجاہدین کشمیر و افغانستان کی مکمل حمایت و امداد کی جائے اور بابری مسجد کو ہندوؤں سے آزاد کرایا جائے۔

اونچی آواز میں لاؤڈ اسپیکر پر قرآن پاک پڑھنا

سوال: کیا تراویح میں قرآن شریف اسپیکر پر اونچی آواز سے پڑھنا جبکہ لوگ سوئے پڑے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ سجدہ تلاوت وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہیں۔ کوئی پیشاب کر رہا ہے، کوئی کسی شغل میں مصروف ہے کوئی بیمار ہے۔ ایسی صورت میں قرآن مجید کی آواز باہر جاتی ہے تو اس میں قرآن کی نہایت بے ادبی ہے لہذا ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

جواب: قرآن مجید اونچی آواز میں اسپیکر پر پڑھنا درست نہیں فاستمعوا له وانصتوا پر عمل نہیں ہو سکتا لہذا ایسا اسپیکر استعمال کیا جائے جس کی آواز مسجد تک محدود ہے ورنہ قرآن مجید کی سخت بے ادبی ہے

محمد ولی اللہ مدرسہ فیض القرآن جامع مسجد اللہ والی جھنگ صدر

الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد انور	بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ
مفتی جامع خیر المدارس ملتان	جامع خیر المدارس ملتان

۱۰/۱۰/۱۴۱۱ھ ۱۰-۱۰-۱۴۱۱ھ (مہر: جامع)

حضرت علیؓ

زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔ (از ابن حبان)

محبت کا اثر | محبت دور کے خاندان والے کو قریب کر دیتی ہے اور عداوت خاندان کے قریبی رشتہ دار کو دور ہٹا دیتی ہے ہاتھ جسم سے بہت زیادہ قریب ہے لیکن گل سڑ جانے پر کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور آخر کار داغ دیا جاتا ہے۔ (از ابو نعیم)

پانچ باتیں | ہماری یہ پانچ باتیں یاد رکھو۔

(۱) کوئی شخص گناہ کے سوائے کسی سے خوفزدہ نہ ہو۔

(۲) صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اپنی امیدیں و آرزوئیں وابستہ رکھو۔

(۳) کسی چیز کے سیکھنے میں شرم نہ کرو۔

(۴) عالم کو کسی مسئلہ کی دریافت پر جب کہ وہ اس مسئلہ سے کما حقہ واقف نہ ہو جواب میں یہ کہنے سے شرم نہ کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلے سے واقف نہیں۔

(۵) صبر و ایمان کی مثال سر اور جسم کی مانند ہے جب صبر جاتا رہتا ہے تو ایمان رخصت ہو چکتا ہے اسی طرح جب سر اڑ گیا تو جسم کی طاقت و قوت بالکل ختم ہو گئی (از سنن ابی منصور)

کامل فقیہہ | کامل فقیہہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہ کرے اور لوگوں کو گناہ کرنے کی ڈھیل نہ دے نیز عذاب الٰہی سے محفوظ بنانے کی طمانیت نہ دے قرآن کریم پڑھنے کے لئے لوگوں کو متوجہ و مائل کرے اور یاد رکھو جس عبادت گزار کو خود خبر نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں اس علم کی کوئی قدر و قیمت نہیں جو بغیر فہم و شعور حاصل کیا جائے اور اس تعلیم کی کوئی عزت و حیثیت نہیں جس میں غور و فکر نہ کیا جائے۔ (فضائل قرآن از ابو فریس)

کلیجے کو ٹھنڈک | جب مجھ سے کوئی ایسی بات دریافت کی جاتی ہے جس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں تو اس وقت میرے کلیجہ کو ٹھنڈک ہو جاتی ہے اور میرا یہ جواب مجھے خود بے حد پسند اور مرغوب ہے (از ابن عساکر)

انصاف کرنے والے پر | لوگوں میں عدل و انصاف کرنے والے پر واجب ہے کہ دوسروں کے واسطے وہی چیز انتخاب کرے جسے وہ خود پسند کرتا ہو (از ابن عساکر) یہ سات چیزیں شیطانی حرکتیں ہیں۔ شدید غصہ، زیادہ پیاس بکثرت جمائیاں آنا، قے، نکسیر، پیشاب پاخانہ اور عبادت کے وقت نیند کا غلبہ۔

نماز کے وانے اس کے متصل درمیانی پردوں کے ساتھ کھا ڈ کیوں کہ یہ مقوی معدہ ہیں (زوائد مسند از عبداللہ بن احمد)

تمہارا دنیا کو ستانا یا دنیا کا تم کو ستانا یہ دونوں چیزیں برابر ہیں (تاریخ از حاکم)

آٹھ باتیں | اپنے بیٹے حضرت حسنؓ سے فرمایا ہماری یہ آٹھ باتیں یاد رکھنا۔

(۱) سب سے زیادہ دولت عقلمندی ہے

(۲) سب سے زیادہ افلاس و محتاجی بے وقوفی و حماقت ہے

(۳) سب سے زیادہ وحشت و گھبراہٹ تکبر و غرور ہے

(۴) سب سے زیادہ بزرگی و کرم خوش اخلاقی و نیک کرداری ہے۔ فرمایا کہ ان چار چیزوں سے پرہیز کرنا۔

(۵) بیوقوف کی دوستی سے اگرچہ وہ نفع پہنچانا چاہتا ہے لیکن نتیجۃً تکلیف پہنچتی ہے۔

(۶) جھوٹے شخص کی ہمنوائی سے کیوں کہ وہ قریب کو دور اور دور کو نزدیک کر دیتا ہے۔

(۷) کنجوس شخص سے کیونکہ کنجوس تم سے ان چیزوں کو چھڑا دیتا ہے جس کی تمہیں سخت تر ضرورت ہو۔

(۸) فاجر کی دوستی کیونکہ وہ تمہیں تھوڑی سی چیز کے بدلے میں فروخت کر دیتا ہے۔

توفیق بہترین رہبر ہے خوش اخلاقی بہترین دوست ہے عقل و شعور بہترین ساتھی ہے ادب بہترین میراث ہے اور اندوہ و غم تکبر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

گناہوں کی سزا دنیا میں | گناہوں کی سزا دنیا میں یہ ہے کہ عبادت میں سستی رونما ہوتی ہے معیشت میں تنگی پیدا ہوتی ہے لذت میں کمی ہو جاتی ہے اور حلال کی کمائی اس شخص میں پیدا ہوتی ہے جو حرام کی کمائی چھوڑ دینے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

ڈاکٹر دین محمد فریدی سے اکابر مجلس کا اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے عالمی تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنما جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب کی والدہ محترمہ کی وفات پر ایک بیان میں دلی صدمے اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کی ہے نیز عالمی مجلس کے کارکنوں سے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل کی ہے۔

بقیہ:۔ اللہ پر ایمان

جاڑے گرمی برسات کا اپنے اپنے وقت پر آنا اور جانا، دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن کا نکلنا کیا کسی قاعدہ اور انتظام کے بغیر ہے؟

ہم مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ جس نے دنیا کے پورے کارخانے کو بنایا اور خاص ترتیب سے چلایا ہے وہی ہمارا اللہ ہے، مسلمان ہونے کے لئے پہلی اور ضروری بات یہی ہے کہ ہم خدا کا اقرار کریں۔

ذَالِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ذَالِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔

وہ تمہارا پروردگار ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا (یہ سب کارخانہ) جاننے والے خدا کا باندھا ہوا ہے۔

صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ

یہ خدا کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنایا ہمارا یہ کیسا خدا ہے؟ وہ خود فرماتا ہے۔

ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ

وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔

ھُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔

وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے زمین اور آسمان کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ نہیں ہے کوئی زمین پر مگر اللہ پر ہے اس کا رزق۔

لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ

وہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے

لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ۔

وہ اپنے بندوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے

لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ،

یہ خدا ایک ہے اکیلا ہے، اس جیسا دوسرا کوئی اس کا شریک نہیں، اگر کوئی خدا اور بھی ہوتا تو یہ کائنات برباد ہو جاتی۔

بقیہ:۔ آپ کے مسائل

مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت درکار ہے،

ترکے کا مسئلہ

س: ایک محترمہ کے شوہر کے انتقال کو سال ہو گیا ہے؟ انکے شوہر اسکول میں ملازم تھے۔ ان کے والدین اور بہن بھائی وغیرہ سب انڈیا میں ہیں والدہ کا انتقال ہو چکا ہے انہیں کچھ رقم فنڈ وغیرہ کی ملی تھی۔ اس میں انکے والد اور بہن بھائیوں اور بہنوں کا کیا حصہ بنتا ہے۔ وہ اپنی زندگی میں ان لوگوں کا حق ادا کرنا چاہتی ہے۔ اور ایک مکان ہے جس میں وہ خود رہتی ہے اور پنشن ملتی ہے اب یہ مشورہ دیں کہ وہ کیا کریں اور خدا کے یہاں اس کی پکڑ نہ ہو اور اسی پیسے میں سے وہ اپنے شوہر کیلئے مسجد میں دے چکی ہے بچے وغیرہ نہیں ہیں۔

ج: مرحوم شوہر کے ترکہ میں ¼ بیوہ کا حق ہے باقی تین حصے مرحوم کے والد کا حق ہے، مرحوم کے والد کی اجازت سے جہاں چاہے خرچ کر سکتی ہے۔

بقیہ:۔ حضرت عبداللہ رضہ

تو سورج اچھی طرح نکل آیا تھا۔ یعنی کوئی آٹھ بجے کا وقت تھا۔ اور میں ظہر سے قبل پونے تین سو میل کا سفر پیدل طے کر کے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ اس طرح کے اور بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اس طویل سفر کو ان کے لئے بہت ہی مختصر کر دیا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سچے عاشق نبوی بننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ جہاں روضہ پاک کے سامنے نوافل پڑھا کرتے تھے وہاں پر دروازہ بنا ہوا ہے جو کہ باب جبرئیل کے برابر میں ہے دروازہ بند ہے اس پر لکھا ہوا ہے۔

ھذا باب عبداللہ ذوالبجادین

دعا ہے اللہ کریم ہمیں سچا عاشق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بنائے اور اصحاب رسولؐ کی طرح سچا شیدائی بنائے

وہ چاند جو روشن ہوا بطحا کے افق پر
اس چاند کے تابندہ ستارے ہیں صحابہؓ

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت ملتی ہے نبیؐ کے یاروں سے

بقیہ:۔ نوجوانوں سے خطاب

انہوں نے دین و دنیا کو جمع کیا تا کہ دنیاوی زندگی میں باعزت رہیں اور آخرت میں کامیاب ہونے والوں میں سے ہوں۔

انہوں نے دنیا پر حکومت کر کے اسے امن و سلامتی سے بھر دیا۔ ان پر حوادث کے جھکڑ چلے لیکن انہوں نے صبر و خندہ پیشانی سے ان کا مقابلہ کیا اور ان پر جس نے ظلم کیا، انہوں نے ان ظالموں کو تازیانہ عبرت بنا دیا ان کی نظر میں شہداء کا خون جوانوں اور مردوں کا عطر سمجھا جاتا تھا۔ دشمنوں کے تیر ان کے سینے میں عزت و کمال کی نشانی تھے اور دین کی خاطر موت کے منہ میں چلا جانا انکی عورتوں اور بچوں تک کے ترانے تھے۔

شہیدوں کے قافلے ان کے سامنے خوشی اور شادی کا منظر پیش کیا کرتے تھے اور تلواروں کی کھنک ان کے کانوں میں نغمے اور خوش کن آوازیں تھیں اور ان کی مائیں گودوں اور پلنگوں پر انہیں سخت ترین جنگوں کی تربیت دیا کرتی تھیں۔

یہ لوگ اور قوموں کی طرح نہ تھے بلکہ درحقیقت یہ ایک منفرد قوم تھے اور یہ دوسرے تمام لوگوں سے ممتاز تھے اور دوسری امتوں کی طرح نہ تھے بلکہ ایک رہنما امت تھے۔

اُولٰئک آبائی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

یہ میرے آباء و اجداد ہیں اس لیے ان جیسے لے آؤ۔ اے جریر جب ہمیں تحصیں مجالس یکجا جمع کر دیں

اے نوجوانو! ہم اکثر پانچ قسم کے نعرے اور شعار سنتے رہتے ہیں جو زبانوں پر عام ہیں گلے پھاڑ پھاڑ کر لوگ ان نعروں کو بلند کرتے ہیں۔

"اللہ جل شانہ ہمارا مقصود، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مقتدیٰ
قرآن کریم ہمارا دستور، جہاد ہمارا راستہ
اور اللہ کے راستہ میں شہادت ہماری
سب سے بلند ترین آرزو ہے۔"

لیکن یہ نعرے جو مسلمانوں کے منہ سے ادھر اُدھر نکلتے رہتے ہیں یہ دل کے ساتھ نہ متحد ہوتے ہیں نہ دل پر اثر کرتے ہیں نہ ان کا نفوس پر کچھ اثر ہوتا ہے۔ ان کا اثر اس وقت ہوگا جب یہ نعرے بلند کرنے والے اس پہلے مدرسہ والوں کی اقتداء کریں، جس مدرسے کی بنیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی اور آپؐ کے بعد آپؐ کے صحابہ کرام خلفاء راشدین اور قیامت تک ان کی صحیح پیروی کرنیوالوں نے ان کو عمدگی سے چلایا، وہ مدرسہ جس نے ایسے ایسے بہادر، قابل فخر انسان پیدا کئے تھے جو شروع سے اب تک ہر جگہ اور ہر زمانے کے مسلمان معاشروں اور قوموں کے لیے روشن مینارے ہیں، ایمان و اخلاص کے مینارے، جہاد و قربانی کے مینارے، صبر و عزم کے مینارے، ثابت قدمی اور ڈٹے رہنے کے مینارے، دعوت و تبلیغ کے مینارے اور اخلاق اور حسن معاملہ کے مینارے ہیں۔

جب ہمارے نوجوان ان پانچوں نعروں اور شعار کو حقیقی طور پر ثابت کر دیں گے اور ان کا اثر ان کے اقوال و افعال پر ظاہر ہو جائے گا اور ان کی زندگی اور حقیقت میں وقوع پذیر ہو جائے گا تو پھر اسلام کی سربلندی، تشخص و امتیاز کی امید کی جا سکے گی اور مسلمانوں کی وحدت و حکومت قائم ہو جائے گی۔ اور ایسا کرنا اللہ جل شانہٗ کے لیے کچھ مشکل نہیں ہے۔

(الف) اے نوجوانو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہمارا مقصود و مطلوب ہیں۔ اس شعار و نعرے کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی حقیقت یہ ہے کہ: آپ کا ہر قول و عمل اور عبادت و جہاد صرف اور صرف اللہ جل شانہٗ کی رضا کے لیے کامل اخلاص کے ساتھ ہو تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مخلص بندوں میں سے بنا لیں اور آپ کا وہ شعار جسے آپ لوگ ہر وقت دہراتے رہتے ہیں وہ یہ ہونا چاہیے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(الانعام - ۱۶۲ - ۱۶۳)

آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری (ساری) عبادتیں اور میری زندگی اور میری موت (سب) جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لیے ہیں۔ (کوئی) اس کا شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور مسلموں میں سب سے پہلا ہوں۔

آپ اپنے دعلان کی گہرائی میں یہ عقیدہ رکھیں کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی شریعت کی اتباع ہی میں مضمر ہے اور وہی ہر چیز کو محیط ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے زمینی نظام اور انسانی قوانین خبط، بدبختی اور جاہلیت کی نشانی ہے۔

وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ وَاحْذَرْھُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْکَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّصِیْبَھُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِھِمْ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ

(المائدۃ - ۴۹ - ۵۰)

آپ ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے رہیئے۔ اسی (قانون) کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے اور ان کی خواہشوں پر عمل نہ کیجئے اور ان لوگوں سے احتیاط رکھئے کہ کہیں وہ آپ کو بچلا نہ دیں آپ پر اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے، پھر اگر یہ روگردانی کریں تو جان لیجئے کہ اللہ کو بس یہی منظور ہے کہ ان کے بعض جرموں پر انھیں پاداش کو پہنچا دے اور یقیناً زیادہ آدمی تو بے حکم ہی ہوتے آئے ہیں، تو کیا یہ لوگ زمانہ جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں اور جو قوم یقین (و ایمان) رکھتی ہے، اس کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔

آپ لوگ اللہ کے ہر حکم کے سامنے کامل و مکمل طور سے سر تسلیم خم کر دیں اور اس نے جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہیں۔ یہ ایمان اور اللہ کا بندہ ہونے اور عبودیت کا تقاضہ ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہیں، انھیں یہ حق ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے سلسلہ میں جس طرح چاہیں تصرف کریں۔ وہ علیم ہیں انھیں یہ زیادہ بہتر طور سے معلوم ہے کہ ان کے بندوں کے لیے کون سا نظام منہج اور احکام مفید و بہتر ہیں۔ وہ حکیم ہیں، ہر چیز کو مناسب جگہ پر اس طرح رکھتے ہیں جس سے فوائد حاصل ہوں اور نقصانات دور رہیں۔

آپ لوگوں کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجر اسود چومنے کی اقتداء و اتباع کے سلسلے میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی پیروی کریں۔ انہوں نے اس کی حکمت و سبب جانے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اسے چوما اور حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا، مجھے معلوم ہے کہ تم ایک پتھر ہو، نہ نفع پہنچا سکتے ہو، نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمھیں چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمھیں ہرگز نہ چومتا۔

(صحیح بخاری و مسلم)

اور اللہ جل شانہٗ نے درج ذیل فرمان مبارک میں بالکل درست فرمایا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

(الاحزاب - ۳۶)

اور کسی مومن یا مومنہ کے لیے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے۔

آپ لوگ دل کی گہرائیوں سے یہ یقین رکھیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالٰے ہی زندہ کرنے اور مارنے والے ہیں۔ وہی عزت دینے والے ہیں، وہی ذلت دینے والے ہیں، وہی نفع پہنچانے والے ہیں اور وہی نقصان دینے والے ہیں۔ وہی (رزق) پھیلانے اور وسیع کرنے والے ہیں اور وہی تنگ کرنے والے ہیں۔ انھی کے دست قدرت میں ہر چیز کی کنجی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔

اس لیے آپ کو ہر درپیش آنیوالی چیز اور ہر پریشان کن حالت میں اللہ جل شانہٗ کے فیصلے کے سامنے گردن جھکا دینا چاہیئے اور ہر درپیش آنے اور واقع ہونے والی چیز میں اللہ تعالٰے کے فیصلہ وتقدیر پر راضی رہنا چاہیئے اور ہر مصیبت وابتلاء میں اللہ کے حکم پر صابر رہنا چاہیئے اور آپ کے لئے یہ بات کافی ہے کہ آپ اللہ تبارک وتعالٰے کے درج ذیل فرمان مبارک کو اپنا نصب العین بنالیں

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔

(البقرہ - ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷)

اور ہم تمہاری آزمائش کرکے رہیں گے، کچھ خوف اور بھوک سے اور مال اور جان اور پھلوں کے کچھ نقصان سے اور آپ صبر کرنیوالوں کو خوشخبری سنا دیجیے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک اسی کی طرف واپس ہونے والے ہیں یہ لوگ وہ ہیں کہ ان پر نوازشیں ہوں گی ان کے پروردگار کی طرف سے اور رحمت (بھی) اور یہی لوگ راہ یاب ہیں۔

اور آخری بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہمارا مقصود وغایت ہے۔ اس شعار کی حقیقت کو آپ اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک آپ اللہ جل شانہٗ کی رضامندی اور اس کے خوف وڈر کو اپنے نفوس کا ہدف وغایت نہ بنا دیں، خواہ لوگ راضی ہوں یا ناراض، خواہ لوگ آپ کی تعریف کریں یا برائی۔ آپ سے اعراض کریں یا آپ کی طرف متوجہ ہوں۔

اور آپ کے لیے یہ بات کافی ہے کہ آپ اللہ تبارک وتعالٰے کا درج ذیل فرمان مبارک اپنے سامنے رکھیں۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(التوبہ - ۶۲)

حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہیں کہ خوش اس کو کریں اگر (واقعی) یہ لوگ ایمان والے ہیں۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان عالی بھی۔

من أرضى الناس بسخط الله وكله الله إلى الناس ومن أسخط الناس برضى الله كفاه الله مؤنة الناس۔ (رواہ الترمذی وابونعیم)

جو شخص اللہ تعالٰے کو ناراض کرکے لوگوں کو خوش کرتا ہے تو اللہ تعالٰے اسے لوگوں کے سپرد کردیتے ہیں اور جو شخص اللہ جل شانہٗ کی خوشنودی کے لیے لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالٰے اس کو لوگوں کے بوجھ اور سختی سے بچا لیتے ہیں

اور درج ذیل فرمان کو بھی:

من أرضى سلطانا بما يسخط ربه خرج من دين الله (رواہ الحاکم)

جو شخص اللہ جل شانہٗ کو ناراض کرکے کسی بادشاہ کو راضی کرتا ہے تو وہ اللہ تعالٰے کے دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

اور اللہ جل شانہٗ کی محبت اور اس کی رضامندی کی جستجو میں آپ کا درج ذیل اشعار پڑھنا کتنا عمدہ ہے۔

فليتك تحلو والحياة مريرة
وليتك ترضى والأنام غضاب

کاش کہ آپ شیریں بن جائیں اور زندگی سخت کڑوی ہو اور کاش کہ آپ راضی ہوجائیں اور لوگ ناراض ہوں۔

وليت الذي بيني وبينك عامر
وبيني وبين العالمين خراب

کاش میرے اور آپ کے درمیان رابطہ وتعلق آباد ہو اور میرے اور تمام لوگوں کے درمیان کا تعلق خراب ہوجائے

فان صح منك الود فالكل هين
وكل الذي فوق التراب تراب

اگر آپ کی دوستی نصیب ہوجائے تو پھر سب آسان ہے اور مٹی کے اوپر جو کچھ ہے وہ سب کا سب مٹی اور فانی ہے

جنّت میں
گھر بنائیں

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"

سب سے اچھی
جگہ مسجدیں ہیں
— الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِنو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصّہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوّت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۲۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۲ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ